صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 03 جنوری 2020ء
بمطابق 7 جمادی الاوّل 1441 ہجری صبح گیارہ بجکر دو منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَـٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰ لِكُمْ خَيْرٌ لَّـكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ۨانْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔

(ترجمہ): اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب پکارا جائے نماز کے لئے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو، شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔ اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا ان سے کہو، جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ کوئسچنز آور: منسٹر فنانس نے مجھے Application بھیجی ہے،ان کے آج ڈیفر کرتے ہیںNextاس کے لئے،اگلی قریبی کسی Date پر لے آئیں گے۔ کوئسچن نمبر4936،جناب بہادر خان صاحب۔

* 4936 _ جناب بہادر خان: کیاوزیر امداد، بحالی وآبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ سال 2016 میں دیر پائین میں اور خصوصاًPK-16 میں شدید زلزلہ آیا تھا جس میں حکومت کی طرف سے مختلف لوگوں کو ریلیف مہیا کیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ زلزلے میں جن جن افراد کو فنڈز ریلیف دیا گیا تھا، ان کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) ضلع دیر پائین میں سال 26 اکتوبر 2015 ضلع دیر پائین اور خصوصاًPK-16 میں شدید زلزلہ آیا تھا جس سےPK-16 میں نقصانات کی مد میں گھروں کو مکمل طور پر یاجزوی طور پر نقصان پہنچا تھا جن کو حکومت کے مروجہ قانون کے تحت امداد دیا گیا تھا۔

(ب) صوبائی حلقہ PK-16 ضلع دیر پائیں میں26 اکتوبر 2015 کے زلزلے میں درج ذیل نقصانات ہو چکے تھے جن کو حکومت نے مروجہ قانون کے تحت امداد مہیا کی تھی۔ مزید برآں جن جن افراد کو ریلیف دیا گیا تھاان کی تفصیل لف ہے:

نمبر شمار	نوعیت نقصانات	تعداد	مقرر شدہ ریٹ	کل ادا شدہ رقم
1	اموات	25 افراد	600,000	15,000,000
2	شدید زخمی	54 افراد	100,000	54.00.000
3	مکمل تباہ شدہ مکانات	569	200,000	113,800,000
4	جزوی طور پر تبارہ شدہ مکانات	4035	100,00	403,500,000

جناب بہادر خان: شکریہ، سپیکر صاحب! میں سپلیمنٹری کوئسچن کروں گا۔ دا تفصیل چې لاندې ورکړے دے ،ما د زلزلو مطابق ورکړے دے ،په2015 کښې په دیر پائین کښې او

په ملاکنډ ډویژن کښې شدید زلزله شوې وه،په هغې کښې د سرکاردطرف نه ریلیف راغلے وواو هغه ریلیف په صحیح طریقه نه دے استعمال شوے ، نه دے ورکړے شوے ،د هغې تفصیل او تعداد ما غوښتے دےخو دوئ دا سلامت دومره ګیډے ماته اوس راکړو، دا چې زه ګورم په دېکښې ما خپل نوم راواړولوچې په ما پسې ئې لیکلی دی، ماته هم نه دی ملاؤ، په دې کښې تعداد ورکړے دےچې مړه شوی کسان 25 دي،54 افراد زخمیان دي، شدید مکمل تباه شده مکانات 569، جزوی طور پر تباه شده مکانات 4035،او مکمل تباه شوې ته دوئ لیکلی دی چې دوه لکهه روپئی مونږ ورکړې دی او جزوی له ایک لاکھ روپئی، نه دا ایک لاکھ روپئی پورا ملاؤ دی،نه دا دوه لاکهه روپئی پهPK-16کښې هیچا ته دوه لاکهه روپئی نه دی ورکړی، یو لاکھ ئې ورکړی دی،په هغه یو لاکھ کښې ئې هم ترینه دیرش زره او څلویښت زره په هغه وخت کښې رشوت اغستے دےاو بیا ئې ورله چیک ورکړے دے ،چونکه زه درخواست کوم،ریکویسټ کوم چې ددې دصفائی دپاره، ددې غلو د معلومیدو د پاره زه باقاعده ثبوت لرم،داکمیټئی ته حواله کړئ چې د دې پورا صفائی اوشی، د دې به پورا پورا تاسو ته ریزلټ معلوم شی۔

Mr. Speaker: Minister for Law, to respond, please.

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): سر!یہ جواب بہت زیادہ ڈیٹیل سے ہے سر،اگر آپ یہ دیکھ لیں،اس میں پوری ڈیٹیلز دی گئی ہیں اور اس میں سر، نام بھی ہے،والد کا نام بھی ہے،شناختی کارڈ نمبر بھی ہے،ڈسٹرکٹ بھی ہے، تحصیل بھی ہے،یوسی بھی ہے،ایڈریس بھی ہے،پھر یہ بھی بتایا گیاہے کہ Injured ہیں،Gender بھی ہے،اماؤنٹ بھی لکھی ہوئی ہے سر،چیک نمبر تک لکھا ہواہے اور پھر تاریخ بھی ہر ایک کیس کے ساتھ دی گئی ہے، تو سر، اس میں تو میرے خیال میں ساری ڈیٹیل موجود ہےDead کی،Injured کی، جو Houses fully damaged ہیں اور جو Partially damaged ہیں، تو سر، میرے خیال میں اس میں اگر کوئی ایک کیس پوائنٹ آوٹ کریں، توایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب بہادر خان: دا کومې روپئ چې ئې ښودلی دي،دا پانچ سو کورونه بنائې چې په دې کښې ئې دوه لاکهه روپئی ورکړې دی، نو پهPK-16 کښې هیچا ته ئې دوه لاکهه روپئی نه دې ورکړې، لکه دا 569مکمل تباه شده مکانات چې دې په دې کښې دا دوه لاکهه روپئی هیچا ته نه دی ملاؤ، زه پخپله په دغه حلقه کښې یمه او

زه پخپله گرځیدلے یمه، دا دوه لاکهه چې دی، په دیکښې سلو کسانو ته یو یو لاکهه روپئی هم نه دي ملاؤ، تقریباً تقریباً بعضې منظور نظرشده کسانو ته به ملاؤ شوې وی، زه درته وایم چې دا دومره ګیډے دے، زه به تا ته په دې کښې کوم یونوم یاده ووم خو دا مهربانی اوکړه، درته ریکویسټ کومه چې دا یو قومی خبره ده، دا یو اجتماعی خبره ده، دېکښې ډیر زیات خردبرد شوے دے، په کروړونو روپئی دغه۔۔۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ PK-16 میں کوئی Damage ہی نہ ہوا ہو۔

جناب بہادر خان: جی!

جناب سپیکر: شاید Damage ہی کوئی نہ ہوا ہو PK-16 میں، جی لاء منسٹر صاحب!

جناب بہادر خان: دا هم واخله او دا ټول به درته زه پیش کړم چې دا ده۔۔۔

وزیر قانون: یو منټ، یو منټ، سر! PK-16 میں جو وہ بتا رہے ہیں کہ Fully damaged کے دو لاکھ روپے کسی کو نہیں ملے ہیں، تو سر، یہ تو پوری لسٹ ہے، مثلاً میں ایک پڑھ دیتا ہوں، پہلے نمبر پر ہے فضل الرحمٰن، اس کا Father name ہے زڑہ ور خان، NIC No 15301-1957622-9، ثمر باغ دیر لوئر سے اس کا تعلق ہے۔ اس کے بعد Fully damaged کے دو لاکھ روپے اور چیک نمبر 760848 ہے، اس کو ملے ہوئے ہیں، تو اس میں اگر وہ مجھے ایک بتا دیں، صرف مجھے ایک بتا دیں، پورا نہ بتائیں، مجھے ایک بتائیں، جس کو نہیں ملا ہے، میں بالکل اس کی۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں، ایک کو بھی نہیں ملے۔

وزیر قانون: سر، یہ تو ایسے ہوائی بات ہے نا کہ سر، نہیں ملا ہے، یہ ساری ڈیٹیل موجود ہے، چیک نمبر موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، بابک صاحب!

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ متعلقہ حلقے کے ایم پی اے ہیں، وزیر قانون صاحب کہتے ہیں کہ ہوائی بات ہے، وہ چیلنج کرتا ہے، وہ چیلنج کرتا ہے کہ لسٹ میں جو دیا گیا ہے، لسٹ میں تو موجود ہے لیکن گراؤنڈ پر پیسے نہیں ملے، تو میرے خیال میں اگر کمیٹی کو ریفر ہو جائے تو ممبر صاحب کمیٹی میں پیش ہو جائیں گے اور وہ ثابت کر دیں گے اور وہ فلور آف دی ہاؤس یہ چیلنج کرتے ہیں کہ پیپر میں ہیں لیکن گراؤنڈ پر نہیں ملے ہیں، تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی اتنا بڑا مسئلہ ہے کہ اس کو کمیٹی میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون: سر! ہمارے محترم بابک صاحب نے اتنے میٹھے انداز میں بات کی ہے اور انہوں نے اتنے پیار کے ساتھ کہا ہے، تو یہ سوال سر، ہم ریفر کر دیتے ہیں کمیٹی میں۔

Mr. Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the Question No. 4936, asked by the honorable Member, may be referred to the concerned Standing Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 4936 is referred to the concerned Standing Committee. Question No. 4276, Ms. Nighat Orakzai Sahiba.

* 4276 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر امداد، بحالی و آبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست کہ محکمہ ریسکیو 1122 اور پی ڈی ایم اے کے پاس گاڑیاں موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ان گاڑیوں کو پٹرول بھی فراہم کرتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ریسکیو 1122 کے ہیڈ کوارٹر اور ریجنل دفاتر میں استعمال تمام گاڑیوں کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان گاڑیوں کے لئے پٹرول پمپ کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے، اس معاہدے کی کاپی اور خیبر پختونخوا بھر میں ان پٹرول پمپوں کو محکمہ ریسکیو 1122 کی جانب سے یکم جنوری 2018 سے لیکر اب تک ادا کی گئی رقم کی تفصیل پٹرول پمپ وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ریسکیو 1122 ہیڈ کوارٹر اور ریجنل دفاتر میں استعمال تمام گاڑیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، نیز خیبر پختونخوا بھر میں ان گاڑیوں کے لئے پٹرول پمپ کے ساتھ معاہدے کی کاپیاں اور محکمہ ریسکیو 1122 کی جانب سے یکم جنوری 2018 سے لیکر اب تک ادا کی گئی رقم کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے یہاں پر ریسکیو کے بارے میں پوچھا تھا کہ ان کی گاڑیاں اور پی ڈی ایم اے کے پاس جو گاڑیاں موجود ہیں، تو انہوں نے جواب دیا، میں نے پوچھا ہے کہ 2018 سے لیکر آج تک کن کن نے کہاں کہاں سے فیول حاصل کیا اور اس

معاہدے کی کاپیاں اور یہ سارا کچھ مجھے فراہم کیا جائے؟ انہوں نے مجھے فراہم کیا ہے لیکن انہوں نے مجھے جو کاپیاں دی ہیں، اس میں صرف ایک سال سے لیکر دوسرے سال تک، بلکہ اس سے پہلے کا، اگر آپ دیکھ لیں، وہ مجھے نہیں ملا، حالانکہ میں نے تین سال پہلے کا پوچھا ہے، وہ میرا کوئسچن تھا لیکن انہوں نے مجھے صرف ایک سال کا Provide کیا ہے۔

جناب سپیکر: اس میں تین سال نہیں لکھا ہوا ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، تو وہ اگر اس میں نہیں آیا تو میں کیا کر سکتی ہوں، میں نے تو تین سال کا مانگا ہے کیونکہ تین سال سے اگر ایک ہی پٹرول پمپ سے آپ پٹرول لے رہے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا کوئسچن ہے "آیا یہ درست ہے کہ ریسکیو 1122 اور پی ڈی ایم اے کے پاس گاڑیاں موجود ہیں؟ وہ کہتے ہیں، جی ہاں موجود ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: پھر آپ آگے پوچھتی ہیں کہ کیا گاڑیوں کو پٹرول فراہم کیا جاتا ہے؟ وہ کہتا ہے، جی ہاں، فراہم کیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی ہاں، بالکل۔

جناب سپیکر: تو اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 1122 کے ہیڈ کوارٹر اور ریجنل دفاتر میں استعمال تمام گاڑیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن سر، اس میں جو معاہدے ہوئے ہیں، وہ صرف ایک پٹرول پمپ کے ساتھ، اگر پورے پشاور میں کہیں معاہدہ ہوا ہے، تو ایک پٹرول پمپ کے ساتھ ہوا ہے تو کیا اس میں کوئی آپ کو نظر نہیں آتا کہ کیا یہ Payments ہوئی ہیں؟ جو میں نے ان کو کہا ہے کہ مجھے ایک سال کی Full payment بتائیں کیونکہ ایک ہی پٹرول پمپ کے ساتھ معاہدہ ہوا ہے، تو مجھے پٹرول پمپ کی پوری ایک سال کی وہ بتائیں؟ انہوں نے مجھے گاڑیوں کے نمبر دے دیئے ہیں کہ فلاں پٹرول پمپ سے اتنے ہزار کا لیا، فلاں پٹرول پمپ سے اتنے ہزار کا لیا، مجھے تو یہاں پر ٹوٹل فگر چاہیئے تھا کہ ایک سال میں انہوں نے کتنا پٹرول خرچ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، یہ انہوں نے ایک ہی سال کا مانگا ہوا ہے، سوال میں انہوں نے پوچھا ہے کہ یکم جنوری 2018 سے لیکر اب تک ادا کی گئی رقم کی تفصیل پٹرول پمپ وائز فراہم کریں؟ تو یہ سر، اگر Annexures میں ہم دیکھ لیں تو سارے جتنے بھی ہیں ڈی آئی خان، ایبٹ آباد لکھا ہوا ہے، جنوری لکھا ہوا ہے، مثلاً میں ایبٹ آباد کا بتا دیتا ہوں ایک، For example اس میں سر، Months January, 2018, POL bill 69 thousand Javed Filling Station، پھر فروری 2018، پھر مارچ، پھر آتے آتے نومبر 2019 تک، تو انہوں نے ایک ہی سال جنوری 2018 تو انہوں نے سوال میں مانگا تھا تو اسی سے لے کر جو Updated position ہے تو ڈیپارٹمنٹ نے اس کی ساری تفصیل دے دی ہے۔ پھر اگر دیکھیں، مثلاً ڈی آئی خان والے دیکھ لیں تو جنوری 2018 میں 10 لاکھ 75 ہزار 595 روپے، یہ اماؤنٹ دی گئی ہے اور یہ باہو فلنگ سٹیشن ہے، نیچے اگر اکتوبر میں دیکھ لیں تو غزنی خیل فلنگ سٹیشن ہے اور جنوری 2018 سے لیکر نومبر 2019 تک ایک ایک مہینے کا اور پٹرول پمپ کا نام لکھ کے بتایا گیا ہے اور پھر آخر میں ٹوٹل بھی کیا گیا ہے۔ اسی طرح ہر ایک ضلع کا ہے، اگر آپ چاہتے ہیں، میں تمام اضلاع کا بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: ویسے آپ کا جواب تو کمپلیٹ ہے۔

Ms. Nighat Yasmin Orakzai: Okay ji, Thank you.

جناب سپیکر: محترمہ نگہت اورکزئی تھینک یو ویری مچ۔ کوسچن نمبر 4247، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، Again محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، 4247۔

* 4247_ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں جن سرکاری ملازمین کو بغیر نمبر کے سرکاری گھر الاٹ ہوئے تھے، ان کو پشاور ہائی کورٹ نے منسوخ کرنے کا حکم دیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے تاحال کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد نہیں کیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد کیوں نہیں کیا گیا ہے، اگر عمل درآمد کیا گیا ہے تو جن ملازمین کے گھر منسوخ ہوئے، ان کے نام، محکمہ، سکیل اور گھر ٹائپ بمعہ آرڈر فراہم کئے جائیں، نیز منسوخ شدہ گھر دوبارہ کس کس کو الاٹ کئے گئے ہیں، ان کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، محکمہ نے ہائی کورٹ کے آرڈر پر عمل کیا ہے۔

(ج) ہائی کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد کیا ہے، وہ ملازمین جن کے گھر منسوخ ہوئے اور بعد ازاں جن کو منسوخ شدہ گھر الاٹ ہوئے، ایوان کو مکمل تفصیل فراہم کی گئی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر! اس میں تو میرا خیال ہے کہ میں نے گھروں کی تفصیل پوچھی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پر میں نے پوچھا ہے کہ پشاور میں سرکاری ملازمین کو بغیر نمبر کے سرکاری گھر الاٹ ہوئے تھے، ان کو پشاور ہائی کورٹ نے منسوخ کیا ہے، تو محکمہ کہتا ہے کہ جی ہاں، اچھا، میں نے پھر پوچھا کہ ہائی کورٹ کے حکم پر عمل درآمد ہوا، تو انہوں نے کہا کہ جی ہاں، اس پر عمل ہوا، جبکہ میں سمجھتی ہوں کہ اس پر عمل نہیں ہوا، یہاں پر ہمارے سیکرٹریٹ کے بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں کہ جن کو باوجود ہائی کورٹ کے فیصلے کے وہ سرکاری گھر الاٹ نہیں ہوا، بلکہ ان کے پیچھے لوگ آتے رہے اور ان کو گھر سے نکالتے رہے اور ان کو کہا کہ ہائی کورٹ نے ان کے حق میں فیصلہ کیا، لیکن اس کے باوجود ابھی تک ان کو گھر کی الاٹمنٹ بھی نہیں ہوئی ہے اور وہ تو روزانہ آتے ہیں اور ان کو کہتے ہیں کہ گھر خالی کریں، تو میں پھر باقی پر کیسے یقین کر لوں؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی لاء منسٹر صاحب!

<u>وزیر قانون:</u> سر! آج نگہت بی بی بڑے اچھے موڈ میں بھی ہیں اور ماشاء اللہ۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ویسے وہ یہ کوئسچن اسمبلی کمیٹی کو ریفر کروائیں گی۔

<u>وزیر قانون:</u> سر! میں مجھے Explain کرنے دیں، اگر ضرورت ہوئی تو میں کبھی انکار نہیں کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی!

<u>وزیر قانون:</u> دیکھیں سر، انہوں نے پوچھا ہے کہ پشاور میں جن سرکاری ملازمین کو بغیر نمبر کے گھروں کی الاٹمنٹ ہوئی ہے تو ہائی کورٹ نے اس کو منسوخ کیا ہے، جواب آگیا ہے کہ ہاں، پھر یہ بھی ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے، اس میں ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ نہیں ہو رہا ہے جی، تیسرا یہ کہ انہوں نے پھر Updated position مانگی ہے کہ گھر کن کن لوگوں سے Vacate کرائے گئے ہیں یا کینسل کرائے گئے ہیں اور کن کن نئے لوگوں کو وہ الاٹ کئے گئے ہیں؟ تو سر، یہ پھر Annexures میں اگر آپ جائیں اور سیریل نمبر 1 سے لیکر سیریل نمبر 244 تک یہ سارے گھر ہیں، اس میں باقاعدہ ہاؤس نمبر دیا گیا ہے، پھر جس بندے کو وہ الاٹ تھا، اس کا نام ہے، پھر اس کی Date of allotment دی

گئی ہے، مثلاً میں سیریل نمبر پڑھ دیتا ہوں جی، اس میں سر House No. 6. O J R, name of allotee, Dr. Khalid Khan, Registrar LRH. Date of allotment 01-12-2016، پھر نیا Alottee ہائی کورٹ کے آرڈرز کے بعد مسٹر جنت گل آفریدی، ایڈیشنل سیکرٹری زکواۃ و عشر ڈیپارٹمنٹ پشاور Date of allotment 08-03-2018۔ اب سر، پھر سٹیٹس بھی بتایا گیا ہے، مثلاً سیریل نمبر 1 میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے نوٹس Serve کر دیا ہے لیکن چونکہ صوبائی اسمبلی نے ڈاکٹروں کے لئے یہاں سے ایک امنڈمنٹ میرے خیال۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، ہمارے سیکرٹری ہدایت صاحب کہہ رہے ہیں کہ مجھے بھی الاٹ ہوا تھا لیکن مجھے تو کسی نے نہیں دیا، ابھی تک ہائی کورٹ کے آرڈر کے مطابق۔۔۔

وزیر قانون: سر، یہ کون کہہ رہا ہے؟ سر، ابھی سیکرٹری ہمارے خلاف ہو گیا ہے، تو اس میں ہم کیا کر سکتے ہیں؟ پھر تو ہم (قہقہہ)، پھر تو ہمیں شکست ہی ہو گی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! جواب بھی کمپلیٹ نہیں ہے۔

وزیر قانون: سر! جواب پورا آیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ویسے جواب بڑا Comprehensive ہے، اس میں Answer بڑا Comprehensive ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: .No Sir، اس میں میں آپ کو بتاتی ہوں کہ جواب غلط ہے، اس لئے غلط ہے کہ اس میں ہمارے پرائم منسٹر کا جو سیکرٹری ہے، جس کا نام اعظم خان ہے اور ان کا یہاں پر نام نہیں ہے، حالانکہ ان کے پاس یہاں پر بھی گھر ہے اور ان کے پاس اسلام آباد میں بھی گھر ہے۔ سر! میں آپ کو پھر سے بات بتا سکتی ہوں کہ ہمارے سیکرٹریوں کے علاوہ تو یہ جو اعظم خان صاحب ہیں، مجھے ان سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، میرا ان سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی میں ایک عرض کروں کہ۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی۔

جناب سپیکر: کسی آفیسر کا نام Quote نہ کریں، بہتر ہوتا ہے، میں اس دن یہ رولنگ دے چکا ہوں، اس دن بھی اسی طرح کا ایک Identical Question تھا کہ اس صوبے میں جس آفیسر کے پاس ایک سے زیادہ گھر ہیں، اس سے دوسرے گھر خالی کروائیں جائیں اور ایک ہی گھر چھوڑا جائے۔ جی، عاطف خان صاحب۔

جناب محمد عاطف سینیئر وزیر (سیاحت): جی جی، میں آپ ہی کی سپورٹ میں، قانون یہ ہے کہ جو فیڈرل لیول کے ملازمین ہوتے ہیں، ان کے پاس پورے پاکستان میں ایک ہی گھر ہو سکتا ہے، یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کے پاس یہاں بھی ایک گھر ہو اور اسلام آباد میں بھی ایک گھر ہو، یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔(تالیاں)۔۔۔تو اگر میرے خیال میں اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تو یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ کس کس کے پاس گھر ہیں یا کس کے پاس نہیں ہیں؟ دوسرا یہ کہ یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ اگر کسی کے پاس پورے پاکستان میں ایک گھر ہے، وہ Allowed ہے، اس کے علاوہ جو ہوں گے وہ Illegal ہوں گے۔

جناب سپیکر: دو گھر کہیں بھی Allowed نہیں ہیں۔

سینیئر وزیر (سیاحت): ایک یہ بھی ضروری ہے کہ جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ اسمبلی کو غلط انفارمیشن Provide کی جاتی ہے تو میرے خیال میں آپ دیکھ لیں، میں تو یہ نہیں کہوں گا کہ لٹکانے کی سزا دیں لیکن جو سب سے زیادہ سزا ہو سکتی ہے، وہ ان کو دیں۔

جناب سپیکر: وہ تو اسمبلی کا پریویلیج بن جاتا ہے۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر! سینیئر منسٹر نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے اس میں میں نے جو رولنگ دی تھی، وہ یہی تھی کہ ایک مہینے کے اندر محکمہ ایڈمنسٹریشن ہمیں اسمبلی میں رپورٹ پیش کرے کہ جن کے پاس دو گھر ہیں، ان سے ایک گھر خالی کروائے اور ایک گھر ہی ان کے پاس رہنا چاہیئے اور وہ رپورٹ اسمبلی میں آئے گی، یہ رولنگ Already اس دن میں نے دے دی تھی۔

وزیر قانون: سر! آپ کی رولنگ بھی ہے اور جس طرح سینیئر منسٹر صاحب نے فرمایا کہ وہ لاء بھی ہے اور میرے خیال میں جب سینیئر منسٹر صاحب نے گورنمنٹ کا Stance دے دیا ہے، تو مجھے پھر ضرورت بھی نہیں ہے، تو میرے خیال میں It should go to the Concerned Committee۔

Mr. Speaker: The question before the House is: that Question No. 4247 may be referred to the Concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Question No.4247, is referred to the Concerned Committee.

آ گے یہ تو فنانس کا، خوشدل خان صاحب، وہ نہیں ہیں، پھر فنانس کا ہے، کوئسچن نمبر 4461، ثوبیہ شاہد صاحبہ، ثوبیہ بی بی نہیں ہیں، اگلا کوئسچن پھر ثوبیہ بی بی کا ہے، کوئسچن نمبر 4555، جناب صلاح الدین صاحب۔

* 4555 _ Mr. Salahuddin: Will the Minister for Irrigation pleased to state that:

(a) What has been done so far of the Uch Canal, District Peshawar;

(b) Is true that during 2013 to 2018 eleven billion rupees were announced for Uch Canal and then reduced to three billion rupees;

(c) If yes, then please provide the exact update with full details of the projects?

Mr. Liaqat Khan (Minister for Irrigation): (a) for remodeling of Warsak Lift Canal (Uch Canal) in the Phase-I, installation of new pumps is contracted out in 2018 under Warsak Remodeling Project, costing Rs. 865 million. New imported pumps will be installed for which supply order has been placed by the contractor and the work is scheduled to be completed by June, 2020. Whereas, in Phase-II, the Lift Canal would be remodeled and its capacity would be enhanced from 200 to 290 cusecs.

(b) It is not true, actually in the year 2017 the revised PC-I of Remodeling
Project was approved by ECNEC with an estimated cost of Rs. 11.137 billion, out of which Rs. 2.5 billion is allocated for Remodeling of Uch Canal, including upgradation of existing pump house, grid station and remodeling of Warsak Lift Canal (Uch Canal), in phases, where as remaining amount has been allocated for the construction of Auxiliary Tunnel, Remodeling of Warsak Gravity Canal and other works.

(c) Break up of Rs. 2.50 billion earmarked for Remodeling of Uch Canal (as per Revised Approved PCI) is as under:

1.	Upgradation of existing pump house	Rs. 1486.02 m
2.	Remodeling of Uch Canal =	Rs. 1018.67 m
	Total	Rs. 2504.6 m

Rs.

2.50 b

As already explained that work on item No. 01 is already in progress as Phase-I, whereas, work at Sr. No. II would be executed as Phase-II, after construction of Tunnel.

Mr. Speaker: Mr. Salahuddin! Supplementary, please.

Mr. Salahuddin: Thank you Sir, I have been proved this whole details of the Question Sir, I have already been proved them. My only concern would be that, how confident and how sured the honorable Minister is, that the work will be completed by June, 2020 which is almost five months away, so that would be my only concern on happy with the reply and I see the relevant authorities. They are please, I am not objecting to any of the details that I have been given just to be sure that it will be completed.

جناب سپیکر: جی، آنریبل لیاقت خٹک صاحب۔

وزیر آبپاشی: ایم پی اے صاحب کو میں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر فنڈز ریلیز ہو گئے توان شاءاللہ تعالیٰ جون 2020ء تک یہ سکیم کمپلیٹ ہوگی، صرف Availability of funds پر ہے، جیسے ہی ریلیز ہوں گے تو یہ کمپلیٹ ہوگی۔

جناب سپیکر: جی جناب۔

Mr. Salahudin: I take their surety and happy with a surety; thank you, Sir.

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 4582، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 4582_ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے سیکرٹریز، ایڈیشنل سیکرٹریز، ڈپٹی سیکرٹریز، کمشنرز، ڈپٹی کمشنرز، ایڈیشنل کمشنرز، اسسٹنٹ کمشنرز و دیگر سرکاری افسران کے لئے نئی گاڑیاں خریدی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو، تو سال 2013 سے 2019 تک کتنے افسران کے لئے کتنی گاڑیاں، کتنی رقوم کی، کس کس ماڈل، کس کس کمپنی کی، کن حکام کے احکامات پر، کس قانون کے تحت خریدی گئی ہیں، نیز جن جن افسران کو گاڑیاں الاٹ کی گئی ہیں، ان تمام افسران کے نام، بنیادی سکیل، عہدہ، موجودہ پوسٹنگ اور زیر استعمال گاڑی کا نمبر ماڈل، کمپنی کا نام اور گاڑی کی قیمت جس پر سرکار نے خریدی ہے، بمعہ الاٹمنٹ لیٹر کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ)(جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔
(ب) جن سرکاری آفیسرز کے لئے گاڑیاں خریدی گئی، ان کی مکمل تفصیل کوئسچن کے ساتھ منسلک ہے جو کہ ایوان میں پیش کی گئی۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ جو سوال میں نے کیا تھا سر، میں نے صوبائی حکومت سے سیکرٹریز، ایڈیشنل سیکرٹریز، ڈپٹی سیکرٹریز، کمشنرز، ڈپٹی کمشنرز، ایڈیشنل کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنرز یعنی تمام سرکاری افسران کی ڈیٹیل جو مانگی، ایک تو سر، انہوں نے مجھے یہاں پر صرف چھ سیکرٹریز اور پانچ یا چھ کمشنرز کی ڈیٹیل دی ہے، تو مجھے یہ بتایا جائے کہ کیا پورے صوبے میں صرف چھ سیکرٹریز اور چھ کمشنرز ہیں؟ جو ڈیٹیل مجھے دی ہے، ایک اور بات جو مجھے سر، بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑھ رہا ہے کہ یہاں پر میں نے دیکھا کہ جو ہمارے کمشنرز صاحبان ہیں اور جو سیکرٹری صاحبان ہیں، ان کی جو ڈیٹیل مجھے دی گئی ہے، تو ان کو جو گاڑیاں ملی ہیں جو Fortuners ہیں، گاڑیاں تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہاں صوبائی حکومت کے منسٹرز کے پاس کونسی گاڑیاں ہیں، جو یہاں پر ہمارے پارلیمنٹیریز بیٹھ کر قانون بناتے ہیں اور ان تمام کی جو Approval ہے، وہ اسمبلی کے ممبران اور ہماری کیبنٹ دیتی ہے تو ان کے پاس کیا ہے اور یہاں پر جو ہمارے سیکرٹریز اور کمشنرز ہیں، جو گاڑیاں ان کو دی گئی ہیں، ایک تو مجھے یہ بتایا جائے کہ گریڈ 17 سرکاری آفیسر کے لئے کونسی سی سی گاڑی Allowed ہے اور گریڈ 19، 18 اور 20 کے لئے کونسی سی سی گاڑی Allowed ہے؟ یہ جو Fortuner گاڑیاں ہیں، یہ کس کھاتے میں کس قانون اور کس نے یہ رولز بنائے ہیں؟ ایک طرف تو آپ کہہ رہے ہیں کہ بہت غریب صوبہ ہے، ہم Afford نہیں کر سکتے اور یہ سرکاری افسران کی ڈیٹیل ہے۔ دوسری بات یہ ہے سر، کہ میں نے یہاں پر ڈپٹی سیکرٹری، اسسٹنٹ کمشنر اور دیگر افسران کی بات کی ہے تو مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑھ رہا ہے کہ اس اسمبلی کے ساتھ مذاق کیا جاتا ہے۔

Mr. Speaker: Law Minister, to respond please.

محترمہ شگفتہ ملک: اس اسمبلی میں آپ دیکھیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی، سپلیمنٹری۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! آج صبح بھی ہماری اور شگفتہ صاحبہ کی آپس میں بات چیت ہو رہی تھی اور ساتھ ہی صلاح الدین صاحب کی بھی کہ ایم پی ایز گریڈ 22 سے Above ہیں، ٹھیک ہے جی، کیونکہ ہم قانون بناتے ہیں، ہم لیجسلیشن کرتے ہیں اور لیجسلیشن کرکے ان کے لئے یہ ساری مراعات دیتے ہیں

لیکن جو لیجسلیشن کر رہا ہوتا ہے، جیسے ہمارے منسٹر صاحبان ہیں، جیسے ہمارے جو سیکرٹریز ہیں یا جو دوسرے ایم پی ایز ہیں، ان کے لئے گاڑیوں کا معیار تو یہ ہے کہ جی ان کے پاس کٹارا گاڑیاں ہیں، جو کہ سات سات، آٹھ آٹھ سال کی چلی ہوئی گاڑیاں ہیں، جب کہ ان لوگوں کے لئے یہ جو بیوروکریسی ہے، یہ اپنے لئے وہی مراعات، وہی پٹرول، وہی تنخواہیں، وہی سب کچھ کرتے ہیں لیکن اس صوبے کے جو یہاں پر بیٹھے ہوئے لوگ ہیں، یہ زیادہ تر امیر گھرانوں سے تعلق نہیں رکھتے ہیں جو صرف خدمت کرنے کے لئے آتے ہیں لیکن ان کی تنخواہیں دیکھ لیں اور بیوروکریسی کی تنخواہیں دیکھ لیں، تو آپ کو واضح فرق نظر آ جائے گا، پٹرول میں آپ دیکھ لیں، ہاؤس رینٹ میں آپ دیکھ لیں، گاڑیوں میں آپ دیکھ لیں، ان کے میڈیکل آپ دیکھ لیں، ان کے جو باقی جو۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ ان کے الاؤنسز دیکھ لیں سر، اس چیز پر یہ غور طلب بات ہے کہ ہمارے منسٹروں کو وہ گاڑیاں نہیں ملتی ہیں جو کہ ان افسروں کے پاس ہیں۔

جناب سپیکر: اوکے۔ لاء منسٹر صاحب، یہ جو کوئسچن ہے، یہ بڑا کلئیر ہے کہ انہوں نے مانگا ہے کہ صوبائی حکومت نے سیکرٹریز سے لیکر اسسٹنٹ کمشنر تک، تو آپ ذرا بتائیں کہ کیا انہوں نے یہ جواب مکمل دے دیا ہے؟

وزیر قانون: سر! اس سوال کو ویسے اگر پہلی نظر میں دیکھیں تو یہ اتنا Important نظر نہیں آتا لیکن جس طرح اس پر ڈیبیٹ ہوئی ہے تو اس کی Depth میں آپ اگر جائیں تو یہ بڑا Important سوال ہے اور یہاں پر میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں آنریبل ممبرز کا، جنہوں نے اس کے اوپر بات کی ہے اور میرے خیال میں یہ اس ڈیبیٹ کی طرف بھی جاتا ہے کہ کس سرکاری آفیسر کو یا کس Public representative کو کیا ضرورت ہے، اپنی ڈیوٹی صحیح طریقے سے سرانجام دینے کے لئے؟ اور سر، میں تو اس ڈیبیٹ کو اور بھی آگے لے جانا چاہوں گا، ادھر اسمبلی کے اندر ہمارے جتنے بھی ممبرز ہیں تو ان سے یہ Expect کیا جاتا ہے کہ وہ لیجسلیشن بھی کریں، وہ اسمبلی کے بزنس کو بھی سمجھیں اور اس میں حصہ لیں، Policy making میں بھی اپنا کردار ادا کریں، ڈیبیٹس میں بھی حصہ لیں، پھر اپنے اپنے حلقوں میں جا کر جنازوں میں اور جرگوں میں اور اپنے حلقوں میں جو Activities ہوتی ہیں، اس میں بھی حصہ لیں لیکن سر، اگر آپ دیکھ لیں تو یہاں پر Facilities پھر کیا ہیں؟ نہ کوئی سٹاف ہوتا

ہے، میں خود بھی پچھلے Tenure میں پانچ سال ایم پی اے رہا ہوں، نہ کوئی سٹاف ہوتا ہے، آپ سر، یقین کریں As a Member جب میں اسمبلی میں آتا تھا تو میں خود ریسرچ کرکے، خود تیاری کرکے، پھر وہاں پر حلقے میں بھی اپنی Activities کرنے کے بعد یہاں پر سر، یہ ناممکن ہو جاتا ہے، تو یہ ایک بہت اچھی ڈیبیٹ ہے اور میرے خیال میں اس کے اوپر بات بھی ہونی چاہیئے اور اس کے اوپر سنجیدہ بات ہونی چاہیئے، اگر مثلاً سیکرٹریٹ کے اندر سیکرٹریز ہیں جو یہاں پر کام کرتے ہیں تو ان کے لئے کیا ضروریات ہیں؟ ان کے گھر سے لے کر ان کے دفتر تک پہنچانے کے لئے یا مثلاً اگر کوئی کیبنٹ ممبر ہے، اس کی کیا ضروریات ہے۔ مثلاً اکبر ایوب صاحب سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر ہیں تو اگر وہ چترال بھی جاتے ہیں، وہ ڈی آئی خان بھی جاتے ہیں اور ان کو اپنی آفیشل ڈیوٹی میں کوہستان بھی جانا پڑتا ہے، تو اس چیز کے اوپر میرے خیال میں سنجیدہ بحث ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: اس کو کسچن کو ریفر کریں پھر؟

وزیر قانون: سر! میں یہی Suggest کروں گا کہ یہ اگر کمیٹی میں چلا جائے ابھی وقت بھی اتنا نہیں ہے، اگر کمیٹی میں جائے تو یہ Threadbare discussion کے بعد اس کے لئے کوئی لائحہ عمل آجائے گا۔

جناب سپیکر: Right اس کو بھیجتے ہیں۔ Is it the desire of the House that the Question No. 4582, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes" have it. The Question No. 4582 is referred to concerned Committee، کمیٹی ایک مہینے کے اندر ابتدائی رپورٹ پیش کرے، کمیٹی کو ٹائم لائن دیں .It is a very important Question،۔۔۔(مداخلت)۔۔۔جی پوائنٹ آف آرڈر ہے 'آرڈر آف دی ڈے' ختم کرنے دیں پھر میں آپ سب کو ٹائم دوں گا، 'آرڈر آف دی ڈے' میں کمپلیٹ کردوں پھر میں سب کو ٹائم دیتا ہوں، اوپن ٹائم دیتا ہوں۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

4461_ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 17-2016 میں ملاکنڈ ڈویژن میں جن بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم کی گئی ہیں، ان کے نام، پتہ اور شناختی کارڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ ہذا نے سال 17-2016 میں ملاکنڈ ڈویژن میں سلائی مشینیں تقسیم کی ہیں جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

4465_ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں لاتعداد ان جی اوز رجسٹرڈ ہیں جن میں کچھ فعال اور کچھ غیر فعال ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے تاحال جتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہوئی ہیں، ان کی تفصیل بمعہ نام این جی او فراہم کی جائے، نیز جن غیر فعال این جی اوز کی رجسٹریشن منسوخ کی گئی ہے، ان کے ناموں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ سماجی بہبود Voluntary Socail Welfare Agencies رجسٹریشن اینڈ کنٹرول آرڈیننس 1961 کے تحت سماجی، فلاحی، رفاعی تنظیمات رجسٹرڈ کراتا ہے، جن میں فعال بھی ہیں اور غیر فعال بھی؛

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ یکم جنوری 2013 سے اب تک کل 575 سماجی تنظیمیں رجسٹرڈ ہوئی ہیں جبکہ کل رجسٹرڈ تنظیمات کی تعداد 4492 ہے، مزید برآں 3030 تنظیموں کی گورننگ باڈیز کو سیکشن 10 والنٹری سوشل ویلفیئر ایجنسیز رجسٹریشن اینڈ کنٹرول آرڈیننس 1961 کے تحت Suspend کیا ہے۔ (مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، منسٹر فار ہیلتھ آج کے لئے، جناب محب اللہ خان صاحب، منسٹر ایگریکلچر آج کے لئے، جناب فیصل آمین گنڈاپور صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، خوشدل خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ ثمر ہارون بلور صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ سمیرا شمس صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ ساجدہ حنیف صاحبہ، ایم پی اے آج کے

لئے، سید احمد حسین شاہ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب محمود خان بیٹنی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ ملیحہ اصغر خان صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Leave granted. Adjournment Motions: Item No. 6. Ms. Naeema Kishwar Khan, MPA, to please move her joint Adjournment Motion No. 135, in the House.

تحاریک التواء

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر حالیہ جو مشترکہ مفادات کونسل یعنی سی سی آئی کی میٹنگ اور اس میں صوبہ خیبر پختونخوا کے مسائل پر ہونے والے فیصلوں پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر! سی سی آئی کی جو ابھی پچھلے دنوں میٹنگ ہوئی تھی تو یہ بڑی Important meeting تھی اور اس کے اندر بڑے Important Topics پر بات ہوئی تھی اور جب پرائم منسٹر صاحب پشاور آئے تھے اور صوبائی کابینہ سے گورنر ہاؤس میں جب ملاقات ہوئی تھی اور سر، آپ بھی وہاں پر موجود تھے، تو وہاں پر بھی ہم نے اس کے بارے میں، اگر آپ کو یاد ہو، اس کے اوپر بڑی ڈسکشن بھی کی تھی اور اس میں Important issues مثلاً نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے حوالے سے، اے جی این قاضی فارمولے کے حوالے سے اور صوبوں کے جو دیگر جو ایشوز ہیں، ڈسکس ہوئے تھے۔ بہر حال سر، حکومت کا تو Stance بالکل کلیئر ہے کہ اے جی این قاضی فارمولا جو ہے، چونکہ یہ آئین کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک کمیٹی بنی تھی اے جی این قاضی اور اے جی این قاضی فارمولا، پھر سی سی آئی سے اور بار بار سی سی آئی سے Approve ہوا ہے تو یہی ایک فارمولا ہے جس کے تحت خیبر پختونخوا کی حکومت اور میرے خیال میں تمام سیاسی پارٹیاں متفق ہیں کہ اے جی این قاضی فارمولا Implement ہونا چاہیئے۔ تو سر! یہ چونکہ ایڈجرنمنٹ موشن کا نوٹس ہے اور بڑا Important issue ہے تو میرے خیال میں سر، آپ اگر اس کو آج Accept کر لیں اور آگے آنے والے دنوں میں اس کے اوپر فل ڈیبیٹ ہو جائے، تو میرے خیال میں مناسب ہوگا۔

جناب سپیکر: یہ نوٹس ہے۔

وزیر قانون: سر، اس میں فرق ہے، یہ سی سی آئی کے بارے میں ہے، وہ صرف نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے بارے میں ہے، سی سی آئی میں تو اور ایشوز بھی ہیں نا، صرف نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا ایشو نہیں ہے سر، یہ الگ ہے، یہ سی سی آئی میٹنگ کے بارے میں ہے، وہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب کی الگ ہے اور یہ الگ ہے۔ I put it for the voting. Is this the desire of the House that adjournment motion No. 135 may be admitted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion No. 135 is admitted for discussion. Call Attentions: Sahibzada Sanaullah Sahib, to move his call attention notice No. 768, in the House. Not around. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, to move his call attention notice No. 837, in the House.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

سردار اورنگزیب: شکریہ، جناب سپیکر صاحب، یہ گلیات سیاحت کا مرکز بنا ہوا ہے، پورے گلیات میں ابھی تک سوئی گیس نہیں پہنچ سکی اور عوام مجبوراً لکڑی کو بطور ایندھن استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے قیمتی جنگلات کا نقصان ہو رہا ہے۔ میں وزیر برائے محکمہ ماحولیات اور حکومت کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ گلیات واقعی ایک سیاحت کا مرکز ہے اور پورے گلیات میں ابھی تک سوئی گیس نہیں پہنچ سکی اور عوام مجبوراً لکڑی کو بطور ایندھن استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے قیمتی جنگلات کو نقصان ہو رہا ہے۔ سپیکر صاحب، گلیات کے ساتھ پنجاب کا ملحقہ علاقہ باڑیاں ہے، وہاں پر پنجاب حکومت نے لوگوں کی سہولت کیلئے ٹال سسٹم شروع کیا ہوا ہے جس سے رعایتی نرخوں پر لوگوں کو لکڑی مہیا کی جاتی ہے جس کی وجہ سے جنگلات قیمتی درختوں کی کٹائی سے بچ جاتے ہیں، لہٰذا صوبائی حکومت اسی طرح کی سبسڈائزڈ ٹال سسٹم کا اجراء گلیات ہزارہ ڈویژن میں بھی کرے تاکہ لوگوں کو بارعایت لکڑی بھی میسر ہو اور جنگلات کی بھی حفاظت ہو سکے۔

جناب سپیکر صاحب، ابھی چونکہ سردیوں کا موسم ہے تو اگر لوگ جنگل کی لکڑی استعمال کریں گے تو سارا جنگل تو تباہ ہو جائے گا، جب بھی کوئی جنگل میں جاتا ہے تو ظاہری بات ہے کہ وہ سوکھی اور سبز ساری لکڑیاں کاٹ کر اپنے ایندھن کے طور پر استعمال کرتے ہیں، میں نے پچھلے سال بھی یہ تجویز دی تھی، آج منسٹر صاحب یہاں پر میرے خیال میں نہیں ہیں، وہ بیچارے بلین ٹریز سے بھی فارغ نہیں ہیں، تو میں

نے ان کو کہا تھا کہ اگر پنجاب میں ایک سسٹم چل رہا ہے، اس کے ایریا میں جو جنگلات ہیں، وہاں پر سبسڈائزڈ نرخوں پر لکڑی فراہم کی جاتی ہے اور انہوں نے وہاں پر ٹال منظور کئے ہیں، اس سے یہ ہے کہ جنگلات کی جو قیمتی لکڑ ہے وہ بچ جاتی ہے اور لوگوں کو وہاں سے لکڑی ٹال سسٹم کے ذریعے دی جاتی ہے، تو ابھی ایک سال گزر گیا ہے، دوسرا سال شروع ہو گیا ہے، ابھی تک اس کے اوپر کوئی کام نہیں ہو سکا جناب سپیکر، اگر یہ ٹال سسٹم منظور ہو جائے اور اس کے اوپر کام ہو جائے تو میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جنگلات کی حفاظت میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، عنایت صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ نلوٹھا صاحب نے بڑا Important نکتہ اٹھایا ہے، آپ بھی ایبٹ آباد اور ہزارہ ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کو جنگلات کی اہمیت کا اندازہ ہے، بحیثیت مجموعی ہم سب جنگلات کی اہمیت سے جو گلوبل وارمنگ اس وقت ایک Phenomena ہے، اس کے Context میں ہم سب کو پتہ ہے کہ جنگلات کی کیا اہمیت ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ دنیا کے اندر اگر دو بڑے Existential threats انسانیت کو ہیں تو اس میں ایک گلوبل وارمنگ ہے اور دوسرا Nuclear Proliferation ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، ہمارا یہ صوبہ جو ہے اس کے اندر جنگلات کی بہت بڑی دولت ہے لیکن بدقسمتی سے عمارتی لکڑی پلس سوختنی لکڑی، اس میں اتنی Consumption ہے کہ اس کی وجہ سے جو ریسورس ہے، یہ ختم اور تباہ ہوتا جا رہا ہے۔ میں نلوٹھا صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک اور تجویز دینا چاہوں گا اور میں چاہوں گا کہ عاطف خان صاحب بھی تشریف رکھے ہوئے ہیں، ہمارے منسٹر لاء بھی ہیں، دونوں ہمارے سینیئر کولیگز ہیں اور حکومت کے اندر بھی سینیئر پوزیشن پر ہیں اور بات کو سمجھتے بھی ہیں، ہمارے ہاں جب سے یہ سلینڈر والی گیس، ایل پی جی کی قیمت بڑھی ہے تو لوگوں نے دوبارہ لکڑیاں کھانا پکانے کیلئے، کوکنگ کیلئے اور اپنے گھروں کو گرم رکھنے کیلئے استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بہت بڑی تباہی ہو گی اور حکومت کا جو بلین ٹریز سونامی کا جو پراجیکٹ ہے، میں ذاتی طور پر سچی بات ہے کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جو پچھلی حکومت کے Initiatives ہیں، ان میں سب کو میں Disown نہیں کرتا، ان میں صرف بی آر ٹی کے اوپر تنقید کرتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جو بلین ٹریز سونامی کا پراجیکٹ ہے، وہ ایک فلیگ شپ پراجیکٹ ہے اور اس کے اندر کمزوریاں ہو سکتی ہیں، اس کے جو Benefits اور Gains ہیں، وہ اس سے ختم ہو جائیں گے، اس لئے میں تجویز دیتا ہوں کہ

جن ایریاز کے اندر فارسٹس ہیں، ان ایریاز کو جو سلینڈر والی گیس ہے، ایل پی جی ہے، اس پر آپ سبسڈی دیں، جہاں جنگلات ہیں، وہاں سبسڈی دیں اور وہاں پھر آپ کوکنگ کیلئے اور سوختی لکڑی پر بھی تھوڑا ساوہ ٹائیٹ کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ لاء منسٹر، پلیز۔

جناب عنایت اللہ: میری ایک تجویز ہے کہ یہ سسٹم جو یہ کہہ رہے ہیں، یہ بھی Try کیا جائے لیکن اس پر سبسڈی دی جائے۔

جناب سپیکر: Honorable Senior Minister to respond please. یہ کال اٹنشن ہے، اس پر دو باتیں ہوں گی، زیادہ نہیں۔ جی کال اٹنشن ہے، عاطف خان صاحب۔۔۔۔

جناب بادشاہ صالح: جناب سپیکر! وہاں مائنس میں ٹمپریچر ہوتا ہے، اگر آپ اس پر کوئی سبسڈی یا کوئی چیز نہیں دے سکتے، یہ 2004 کا سروے میں بتا رہا ہوں جناب سپیکر، یہ 2004 میں جو سروے ہو چکا ہے، اب یہ بائیس لاکھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، جواب دیتے ہیں۔ جی آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب عاطف خان سینئیر وزیر (سیاحت): جی، یہ بہت Important چیز ہے اور تھوڑا سا اس کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ میرے خیال میں ہمارے معزز ممبر کی یہ بالکل معقول تجویز ہے کیونکہ ظاہری بات ہے کہ ان جگہوں پر لوگوں کی ضروریات ہوتی ہیں، اب اگر ہم ان کی ضروریات پوری نہیں کریں گے تو انہوں نے تو کسی نہ کسی طریقے سے تو زندہ رہنا ہے، انہوں نے کھانا ہے، انہوں نے پینا ہے، انہوں نے زندگی بسر کرنی ہے، تو کسی نہ کسی طریقے سے وہ پھر اس کا راستہ نکالیں گے۔ تو یہ جس طرح ہمارے ایم پی اے صاحب نے کہا کہ جی ہم اتنے ہزار فٹ دیار جلاتے ہیں، تو مجھے کوئی بتا رہا تھا کہ پتہ نہیں کوئی ایک فٹ یا کتنے دیار جلا کے ایک پیالی چائے بناتے ہیں، تو وہ حساب کتاب کر رہا تھا کہ پتہ نہیں دو تین ہزار روپے کی ایک پیالی چائے بنتی ہے کہ اگر وہ لکڑی جلا کے، لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ Targeted subsidy بالکل ان کی معقول تجویز ہے، میں ان شاء اللہ چیف منسٹر صاحب سے اور فنانس منسٹر صاحب سے بھی بات کرلوں گا کہ اگر ہم Targeted subsidy دیں لیکن Targeted subsidy کا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ پھر وہ Misuse ہوتی ہے، مطلب یہ ہے کہ For example دیر کیلئے یا ایسی یونین کونسل کیلئے جہاں پر بجلی نہیں ہے، اور کوئی Facility نہیں ہے اور وہاں پر ہم گیس سلینڈر دیتے ہیں، وہاں کے نام پر خریدی جاتی ہے اور پھر وہ

ہر جگہ بکتی جاتی ہے، تواس کیلئے کوئی مناسب طریقہ ڈھونڈلیں کہ اس کا Misuse نہ ہو۔ میرے خیال میں بالکل معقول تجویز ہے کہ اس کیلئے ہم Targeted subsidy دیں، وہ کوئی اتنا زیادہ فرق نہیں پڑے گا لیکن جنگلات کا جو نقصان ہے، وہ اس سے زیادہ نقصان ہے بہ نسبت کہ اگر ہم ان کو سبسڈی دیں، تو I totally agree، میرے خیال میں اچھی تجویز ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اورنگزیب نلوٹھا صاحب، آپ کی اطلاع کیلئے آپ نے Toll کا مطالبہ کیا، میں نے محکمہ آئل اینڈ گیس کے ساتھ اپنی ذاتی کوشش کی ہے اور ان شاء اللہ نتھیا گلی کیلئے باؤزر کی منظوری ہو گی، ابھی ان کو وہاں پر دس گیارہ کنال لینڈ چاہیئے اور وہ میں نے ڈی جی گلیات کو لکھ دیا ہے کہ زمین کا بندوبست کریں، تو باؤزر کے تھرو اس سے گیس کے کنکشن ملیں گے اور ان شاء اللہ ہمیں امید ہے کہ وہیں پر لکڑی کا جو ایشو ہے، وہ تھرو گیس حل ہو جائے گا۔ جی بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ جناب سپیکر، قدرتی وسائل کے حوالے سے میرے خیال میں پاکستان کا آئین بڑا واضح ہے، گیس کے حوالے سے، بجلی کے حوالے سے، پانی کے حوالے سے، جنگلات کے حوالے سے، معدنیات کے حوالے سے اچھی اچھی تجاویز آئی ہیں اور منسٹر صاحب نے Positively respond کیا ہے لیکن جناب سپیکر، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے کا حل یہ ہے۔ ہاں، یہ بھی ایک مصنوعی طریقے کا ایک حل ہے کہ 'سبسڈائزڈ ریٹ' پر ٹال حکومت بنائے یا Indirect بنائے، لوگوں کو سستی لکڑی فراہم کرے۔ جناب سپیکر، یہ عجیب منطق ہے کہ کرک میں، ہنگو میں اور کوہاٹ میں پیدا ہونے والی گیس فیصل آباد میں تو پہنچ گئی، گجرات میں تو پہنچ گئی، سیالکوٹ میں تو پہنچ گئی، گوجرانوالہ میں تو پہنچ گئی لیکن اپر دیر کا میرا بھائی ابھی کہے گا کہ وہاں ہم دیار جلائیں گے، دیار، جناب سپیکر! یہ ہمارا حق ہے، ہمارا حق ہمیں آئین نے دیا ہے، میں سینیئر منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا اور میں آئی پی سی کا چیئرمین بھی ہوں، ان شاء اللہ ہم اپنی سفارشات بنا بھی رہے ہیں لیکن اس پر ہم نے سی سی آئی میں لڑنا ہے، یہ ہمارا حق ہے جناب سپیکر، اگر ہمارا یہ حق ہمیں دیا جائے تو پھر ہمیں ضرورت نہیں کہ ہم اربوں روپے بلین ٹریز سونامی پر لگائیں، پھر ہمیں ضرورت نہیں جناب سپیکر! کہ ہم لکڑیاں جلائیں، یہ ہمارا حق ہے اور ہمارے اس حق کے لئے ہم سب ایک ہیں، اس میں اپوزیشن اور حکومت نہیں ہے لیکن یہ بہت بڑی زیادتی ہے جناب سپیکر، آپ کرک میں پیدا ہونے والی گیس، یہاں کرک کے نمائندے ابھی نہیں ہیں لیکن وہ رو رہے ہیں کہ اسی صوبے سے کرک کے راستے پر باہر تو گیس ضرور جائے گی لیکن کرک کے باسیوں کو کنکشن نہیں دیا

جائے گا۔ آپ پشاور میں دیکھیں، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کسی ایک گھر میں آج اسی موسم میں یہ گیس کا جو پریشر ہے، وہ معمول کے مطابق ہے، تو جناب سپیکر، یہی ریکویسٹ حکومت سے کرتے ہیں کہ ایک تو یہ کہ صوبائی حکومت اس چیز پر فوکس کرے، سی سی آئی کا اجلاس آئینی طور پر 90 days میں ہونا چاہیئے، Last 23 date کو اس کا اجلاس ہوا جناب سپیکر، ایک سال کے بعد ہوا، یہی تو ان کی Intention ہے، اگر اجلاس بروقت ہوں گے، یعنی 90 days میں کم از کم ایک اجلاس تو ہونا ہے، ہمارے تو اتنے مسائل ہیں، صوبے سے صوبے کے درمیان، صوبے سے مرکز کے درمیان، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ 90 days میں تو کم از کم دو تین اجلاس ہونے چاہیئیں اور ایک ایک اجلاس پر بھی ہمارا صوبہ اس چیز میں کامیاب ہوتا ہے کہ ہم ایک ایک پوائنٹ پر کامیاب ہو جاتے ہیں، تو میرے خیال میں جناب سپیکر، یہ ہماری کامیابی ہوگی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، بابک صاحب۔ نذیر عباسی صاحب۔

<u>جناب نذیر احمد عباسی:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں سردار اورنگزیب صاحب کا جو کال اٹنشن ہے، اس میں کچھ اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جو ایک تجویز دی ہے، اس کی بھی میں حمایت کرتا ہوں لیکن یہ شاید ایک مستقل حل نہیں ہے، ان چیزوں کا میرے سے بھی تعلق ہے کیونکہ میں بھی اسی علاقے کا ہوں جہاں پر جنگلات کا بہت زیادہ ضیاع ہوتا ہے، تو اس کیلئے دو تین تجاویز ہیں، آپ نے کہا کہ ایل پی جی کیلئے کوئی سٹیشن قائم ہوگا لیکن شاید وہ پورے علاقے میں نہیں جا سکے گی، وہ اپنے Nearest area میں جائے گی، یہ مستقل حل نہیں ہوگا۔ سب سے پہلے مستقل حل اس کا تو یہ ہے کہ جو فارسٹ ایکٹ ہے، اس میں بہت بڑی تبدیلی کی ضرورت ہے، اس کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے، چونکہ اس میں جو فارسٹ ایکٹ ہے وہ بہت کمزور ہے، اس میں جو سزا اور جزا کا تصور ہے، وہ بہت چھوٹا ہے جو کہ آپ کی کروڑوں روپے کی لکڑی ضائع ہوتی ہے اور دس ہزار روپے تک جرمانہ دے کے بندہ چھوٹ جاتا ہے۔ ایک تو اس میں یہ ضرورت ہے، دوسرا میرے خیال میں زمینداروں کو ان کی زمینوں پر جو Fast growing trees ہوتے ہیں، وہ دیئے جائیں تاکہ وہ اپنے ایندھن اپنی جو ملکیتی رقبے ہیں، ان میں سے وہ پورا کر سکیں، اس پر اس کا کافی اثر پڑے گا۔ تیسرا پنجاب جو ہے، وہ جو ہمارا بالکل Neighbor ہے، پنجاب کا جو علاقہ ہے وہاں پر لکڑی کے ٹال ہوتے ہیں جس پر سبسڈی ملتی ہے اور وہ ایندھن کی لکڑی ہوتی ہے نہ کہ وہ دیار یا بیاڑ یا اس طرح کی قیمتی لکڑی ہوتی ہے، تو میرے خیال میں صرف ایل پی جی ایک حل نہیں ہے یہ بھی اچھی

بات ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں وہ Fast growing جو Trees ہیں، وہ ہمارے زمینداروں کو دیئے جائیں اور ان کو پابند کیا جائے کہ چونکہ وہ دو تین سال میں بڑے ہو جاتے ہیں، اس سے وہ زمیندار چارہ بھی لے سکتے ہیں اور ایندھن بھی لے سکتے ہیں، تو میرے خیال میں اگر اس سارے کو شامل کر لیا جائے تو بہتر نتائج ہوں گے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. Item No.8 & 9, it may be deferred as requested by the Health Minister, Ji Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب: سر! ایک تو میں نے آپ سے پہلے بھی کہا ہے کہ ایک سال پہلے جو مشیر جنگلات ہے، انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ چھ مہینوں کے اندر اندر ہم اس کے لئے ایک سسٹم، ایک طریقہ کار طے کریں گے۔ منسٹر صاحب کو آج میرے توجہ دلاؤ نوٹس، کال اٹنشن کے اوپر آنا چاہیئے تھا اور ہمیں تسلی دینی چاہیئے تھی۔ میرا جناب سپیکر صاحب، حکومت سے یہ مطالبہ ہے کہ ایسے * + لوگوں سے منسٹریاں لے کر کسی کام والے بندے کو دیں تاکہ وہ (تالیاں) اپنے اپنے محکمے سے بھی انصاف کریں اور اس کا تحفظ کریں۔ عاطف خان صاحب نے جس طرح مجھے جواب دیا ہے، میں اگر اعتماد کرتا ہوں سپیکر صاحب، اس شخص کے اوپر اعتماد کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میں اسے Expunge کرتا ہوں۔

نگہت یاسمین اورکزئی: سر! یہ ہونا چاہیئے، یہ ہونا چاہیئے۔

سردار اورنگزیب: سر! یہ حقیقت ہے، حقیقت، دیکھیں سپیکر صاحب، مرکز میں بھی آپ کی حکومت ہے، تحریک انصاف کی حکومت ہے، کیا وہاں پر وزیر اعظم صاحب محکمے چینج نہیں کرتے ہیں؟ ادھر بھی دیکھیں، یہ چھ سالوں سے منسٹر ہے، اس کو پرواہ ہی نہیں ہے، لوگ درخت کاٹ رہے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، زرا توجہ رکھیں ناں۔

سردار اورنگزیب: لوگ اپنی مجبوری کے تحت درخت کاٹ رہے ہیں اور پورا جنگل تباہ ہو رہا ہے اور سر، یہ بلین ٹریز کے اوپر لگا ہوا ہے، بہت جلد اس کو میں سلاخوں کے پیچھے دیکھ رہا ہوں، یہ بھی میں آپ کو بتاؤں کہ عاطف خان صاحب نے مجھے جو جواب دیا ہے، میں اس شخص کے اوپر بھرپور اعتماد کرتا ہوں لیکن سپیکر صاحب، میری یہ گزارش ہے کہ اس کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کریں، وہاں پر عاطف خان

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

صاحب بھی اور محکمہ بھی اور اس کے اوپر اگر جلد از جلد کام نہ کیا گیا تو یقیناً جنگل تباہ ہو جائے گا، میری یہ تجویز ہے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: کیوں جی، عاطف خان صاحب! کہتے ہیں کہ اس کال اٹنشن کو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجیں، یہ ان کا کہنا ہے کہ جنگل کٹ رہا ہے اور ٹال نہیں ہے یا گیس کا یا ایل پی جی کا وہاں پر کوئی سسٹم نہیں ہے۔

جناب عاطف خان (سینیئر وزیر): دیکھیں جی اتنا۔۔۔

سردار اورنگزیب: میں ایک تجویز دے دوں، پھر منسٹر صاحب بات کریں، ابھی جس طرح پنجاب میں بھی آپ کی حکومت ہے، تحریک انصاف کی ہے، مرکز میں بھی تحریک انصاف کی حکومت ہے، پنجاب والوں نے جس طریقے سے جو طریقہ کار اپنایا ہے اور لوگوں کو سبسڈائزڈ ٹال سسٹم دے رہے ہیں، اگر پنجاب گورنمنٹ سے وقتی طور پر جب تک ہمارا یہ مسئلہ حل نہیں ہو تو اس وقت تک اگر وہاں سے لکڑی لی جائے تو کم از کم جنگلات کی کٹائی کی یہ بچت تو ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل سینیئر منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر: شکریہ سپیکر صاحب، میرے خیال میں یہ مسئلہ جتنا سیریس ہے، تو اس کو اگر کمیٹی میں بھیج دیں تو اچھی بات ہے، دو تین چیزیں اس پر ڈیٹیل میں ڈسکشن ہو جائے گی، ایک تو جو ہمارے ممبر صاحب نے توجہ دلائی، جس بات کی طرف کہ اگر کوئی ایسی Species ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نذیر عباسی صاحب نے۔۔۔

سینیئر وزیر: جی، درخت جو کہ جلدی اگ سکتے ہیں، وہ بھی ایک اچھی تجویز ہے۔ دوسری بات، انہوں نے جو سبسڈی کی بات کی وہ بھی اچھی ہے اور تیسرا، دیکھیں Legal cutting کے جو پرابلمز ہیں، Illegal cutting کے جو پرابلمز ہیں۔ Legaly اگر آپ پابندی لگا بھی دیں لیکن Illegally اگر ہو رہی ہے جو کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ Hundred percent بند ہو گئی ہے کیونکہ مجھے Being a Tourism Minister مجھے بھی جگہ جگہ سے فون آتے ہیں کہ جی یہاں کٹائی ہو رہی ہے، وہاں کٹائی ہو رہی ہے، تو اگر یہ کٹائی ہو گئی تو میرے خیال میں پھر تو بہت ایک Irreversible lost ہے، تو اچھا ہے اگر اس کو کمیٹی میں بھیج دیں اور اس پر Proper ایک ڈسکشن ہو جائے اور اس کا حل نکل آئے، تو میرے خیال میں اچھی بات ہے۔ دوسرا، بابک صاحب نے جو بات بتائی کہ قانوناً جب تک صوبے کی Requirement پوری نہیں ہوتی تو صوبے سے باہر گیس نہیں جاتی جبکہ یہ کوئی آج کا مسئلہ نہیں ہے اور

یہ ظاہری بات ہے کہ ہمارے صوبے کا Specially سردیوں میں بہت زیادہ ایشو ہوتا ہے لوگوں کو، تو یہ پرانے زمانے سے ایک مسئلہ آرہا ہے، جس طرح کوئٹہ میں تھا کہ بلوچستان میں جو سوئی سے گیس نکلتی تھی، پورے پاکستان میں جاتی تھی، وہاں نہیں جاتی تھی، اس طرح کے ایشوز ہیں اور یہ ہمیں حل کرنے ہوں گے۔ آئی پی سی میں بالکل آپ یہ مسئلہ اٹھائیں، ہم آپ کو Fully support کریں گے کیونکہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، یہ مسئلہ صرف حکومت کا یا اپوزیشن کا نہیں ہے، مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ سوئی ناردرن ایک کمپنی ہے، وہ کہتی ہے کہ جی ہم نے پورے پاکستان میں ایک سال میں چار لاکھ کنکشنز دینے ہیں، ان میں سے وہ ہمیں ستر ہزار کنکشن دے دیتے ہیں کہ جی آپ کو Allowed ہیں، پہلے تو بند ہوتے تھے، پچھلی حکومت میں بھی تقریباً میرے خیال میں چار سال تک نئے کنکشنز بند تھے، صرف آخری سال میں کنکشنز دینا شروع ہوئے تھے۔ اسی طرح ستر ہزار کنکشنز وہ دیتے ہیں، اس میں Applications پڑی ہوئی ہیں، تو اگر ان کو بھی کسی طریقے سے Bound کیا جا سکتا ہے، کہ جی وہ کہے کہ یہ ایک کمپنی ہے اور وہ یہ کہتی ہے کہ جی ان کی تو Requirement ہی اتنی ہے، وہ ہم ان کو دے دیتے ہیں لیکن اگر Applications ہیں اور وہ لوگوں کو کنکشنز نہیں دے رہے ہیں، تو اگر کنکشنز نہیں دے رہے ہیں، پھر Requirement کیسے بڑھے گی؟ وہ تو اگر Full-fledged connection دیں تو پھر پتہ چلے گا کہ Requirement کتنی ہے؟ اور میں Again repeat کرتا ہوں کہ بالکل اس کو ہم آئی پی سی میں سپورٹ کریں گے اور جو بھی صوبے کے متعلق ہو، چاہے وہ گیس کا ہو، رائلٹی کا ہو اس دن بھی جب پرائم منسٹر صاحب آئے تھے تو لاء منسٹر صاحب نے، میں نے، فنانس منسٹر نے، چیف منسٹر نے اس کے ساتھ پوری ڈسکشن کی، بلکہ ڈسکشن کیا کافی ٹھیک ٹھاک ڈسکشن کی کہ جی یہ جو ہمارے صوبے کا حق ہے، وہ ہمیں ملنا چاہیئے اور ان شاء اللہ تعالیٰ انہوں نے بھی کہا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، بلکہ انہوں نے چیف منسٹر کو اس مسئلے پر ڈائریکشن دیا کہ اس کے لئے Specially اسلام آباد میں ایک میٹنگ رکھوالیں اور مجھے پوری ڈیٹیل میں سمجھائیں کہ کیا کیا ایشوز ہیں آپ کے Province میں، تاکہ ہم اس کو Priority پر حل کر سکیں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you. The question before the House is that the call attention notice No. 837 may be passed? Is it the desire of the House to pass call attention notice No.837? Those who are in favour of it may say 'Yes'، پاس نہیں ریفر، Is referred to the concerned Committee? Is it the desire of the house that the call attention notice No. 837 may be referred to the concerned Committee? Those

who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

نذیر عباسی صاحب آپ کا پوائنٹ اس میں شامل ہو گیا۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی نذیر عباسی۔

جناب نذیر احمد عباسی: مائیک کھولا جائے تو میں اس میں یہ Add کرنا چاہتا ہوں جی کہ چونکہ اس پر میں نے بڑی مختصر بات کی ہے لیکن اس ریفارمز میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو ہم سستے ایندھن کے طور پر ان علاقوں کو دے سکتے ہیں۔ چونکہ میں سٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر نہیں ہوں، آپ نے مجھے ان کمیٹیوں میں ڈالا ہوا ہے، جہاں شاید میں زیادہ بہتر کام نہیں کر سکتا لیکن یہ بھی چلیں آپ کی شفقت ہے، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ جہاں میں کام کر سکتا ہوں، وہاں مجھے ڈال دیا جاتا، تو میرے بھائی، ہمارے کولیگ کا، میرے بھائی کا ویسے مجھے وہ لفظ اچھا نہیں لگا سردار صاحب کا اور آپ کے ساتھ زیب بھی نہیں دیتا، آپ کہہ سکتے ہیں Performance poor ہے لیکن نکمہ لفظ جو ہے اپنے کولیگز کے لئے، یہ مناسب نہیں ہے تو زیادہ بہتر یہ تھا کہ ہم بہتر کام۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میں نے Expunge کر دیا ہے۔

جناب نذیر احمد عباسی: مہربانی آپ کی۔

جناب سپیکر: اس کمیٹی میں ان تینوں کو بلائیں جی، نذیر عباسی صاحب کو بھی اور نگزیب نلوٹھا صاحب کو بھی اور عنایت اللہ صاحب کو بھی، ملک بادشاہ صالح صاحب کو بھی بلائیں، ٹھیک ہے جی!

جناب نذیر احمد عباسی: اس میں سر، اور تھوڑا Add کروں، میں یہ کہتا ہوں کہ کمیٹی میں وہ لوگ ہوں جہاں پر جن کے ایریاز یا حلقے ہیں، وہ زیادہ لوگ ہوں تا کہ وہ بہتر تجاویز دے سکتے ہیں، یہ میری درخواست ہو گی جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ، میں دیتا ہوں، یہ ایجنڈا آئٹم نمبر 10 اور 11، یہ بھی ڈیفرڈ ہیں منسٹر کی ریکویسٹ پر۔ جی آنریبل انفارمیشن منسٹر صاحب۔

وزیر اطلاعات: شکریہ جناب سپیکر، میں نے کہا کہ یہ جو لکڑیوں کے حوالے سے جو بات ہوئی، گیس کے حوالے سے، یہ Already ایک سکیم چل رہی ہے، مجھے پہلے سے انہوں نے کال کی تھی، مردان میں غالباً ان کا آفس ہے اور انہوں نے کہا تھا کہ ہم ملاکنڈ ڈویژن کے لئے گیس کے حوالے سے ایک سکیم چلا رہے ہیں جہاں پہاڑی علاقہ ہے، تو یہ جو کمیٹی بن رہی ہے، اگر ان سے رابطہ کر کے ایک لائحہ عمل طے کیا جائے کہ وہ کونسی گیس ہے اور کس طرح وہ ہے، تو ایک تو وہ منصوبہ اس کو Initiate کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ شانگلہ کو بھی اس میں ضرور شامل کریں کیونکہ وہاں پر جو سخت مسئلہ ہے، اس وقت بھی برف باری ہو رہی ہے، شدید سردی ہے لیکن جو جلانے کے لئے لکڑیاں ہیں، ان کو بھی کٹائی کی اجازت نہیں ہے، تو میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، آپ کو بھی اس میں یہ دعوت دیں، یہ جو کمیٹی کی میٹنگ ہو گی اور آپ وہ کوآرڈینیشن بھی کروادیں، مردان والی جو ہے، آپ کا اس سے یہ فائدہ ہو جائے گا اور آپ اپنے ایریا کو بھی اس میں وہ کر سکیں گے، شوکت صاحب کا نام بھی لکھیں جی اس میں۔ Mr. Inayatullah Khan Sahib, MPA, to move his call attention notice No. 876, in the House.Mr. Inayatullah Khan, MPA Sahib.

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ہم اس معزز ایوان میں وزیر صحت صاحب کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرواتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ عالمی ادارہ صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق سال 2014 سے لے کر 2018 تک پاکستان میں Leishmaniasis کے ایک لاکھ 86 ہزار 703 مریض رپورٹ ہوئے ہیں، ڈبلیو ایچ او اسے غربت سے منسلک بیماری قرار دیتا ہے۔ ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ چند سال پہلے تک پاکستان میں Leishmaniasis کا وجود نہ ہونے کے برابر تھا مگر اب یہ مرض تیزی سے پھیل رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے خیبر پختونخوا کے شمالی علاقہ جات میں پھیلنے والے اس بیماری کے تدارک کے لئے صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا میں متعدد بار سوالات بھی اٹھائے ہیں، یہ ایک اہم مسئلہ ہے، لہذا وزیر صحت صاحب اس بیماری کی روک تھام سے متعلق حکومتی اقدامات سے ایوان کو آگاہ کریں۔

جناب سپیکر: یہ کیا بیماری ہے؟

جناب عنایت اللہ: اس کو میں Explain کروں گا، اس پر سراج الدین خان اور حمیرا خاتون صاحبہ کے دستخط ہیں، اس کال اٹنشن نوٹس پر، جناب سپیکر صاحب، یہ ایک Skin disease ہے اور جو اس سے

ایکسپوز ہوتے ہیں وہ ایک Sand fly ہے جو کہ Mosquito سے چھوٹا ہے اور نظر نہیں آتا ہے، اس کی وجہ سے یہ بیماری ہو جاتی ہے اور اس وقت جو آج میں نے ڈبلیو ایچ او سے فگرز لئے ہیں، اس میں کوئی 10 ہزار 577 کیسز خیبر پختونخوا میں اس سال رپورٹ ہوئے ہیں اور Tribune اخبار کے اندر رپورٹ ہے کہ حضرت خان نامی ایک بندہ مہمند ایجنسی سے آیا، ان کا تین سال کا بیٹا، بچہ ان کے ساتھ تھا اور ان کو نصیر اللہ بابر ٹیچنگ ہاسپٹل میں داخل کیا گیا، نصیر اللہ بابر ٹیچنگ ہاسپٹل کو Dedicate کیا گیا ہے اس بیماری کے علاج کے لئے، لیکن وہ کہتا ہے کہ مجھے واپس بھیج دیا گیا کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ یہاں اس کا علاج Available نہیں ہے۔ جناب سپیکر، اس کی Prevention کی بھی اقدامات موجود ہیں، مثلاً یہ ہے کہ آپ Solid waste کو Properly manage کریں Garbage removal کا انتظام کریں، لوگ Indoor سوئیں اور Mosquito net استعمال کریں اور مختلف دوسری قسم کے Preventive measures موجود ہیں اور جب یہ بیماری لگ جاتی ہے تو پھر اس کا علاج بھی Available نہیں ہوتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میں اس کو اس لئے 'ہائی لائٹ' کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے پہلے بھی اس اسمبلی فلور پر سوالات کی شکل میں بھی اس پر میں نے Issue raise کیا تھا لیکن میں اس کو اس لئے 'ہائی لائٹ' کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت اس کو Seriously لے، یہ ایک پبلک ہیلتھ پرابلم ہے اور تیزی سے پھیل رہا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کو ہم کمیٹی ریفر کریں یا کوئی سپیشل کمیٹی بنائیں، اس کے لئے کیا کریں؟ What do you think?

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میرا خیال ہے کہ اس کو ڈیفر اس لئے کریں کہ کال اٹنشن آج آیا ہے اور سلطان خان اس پر Respond نہیں کر سکیں گے کیونکہ ان کا فیلڈ نہیں ہے یا تو منسٹر کے آنے تک وہ کریں تاکہ منسٹر ایوان کو آگاہ کریں کہ What steps the government is taking for Leishmniasis prevention and treatment؟ تو یہ اس وقت تک ڈیفر کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ اس میں Monday کو منسٹر صاحب کو بتادیں کہ وہ اس کو Respond کریں، اگر ان کی صحت ٹھیک ہے، وہ آ سکتے ہیں، کیونکہ وہ بیمار ہے، Monday کو وہ اس پر تیاری کر کے آجائیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: ورنہ یہ خود پھر Monday کو تیاری کر کے آجائیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہاں، یہ خود کر لیں سلطان خان، چونکہ وہ بیمار ہیں تو آپ خود کر لیں، پھر Monday کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو بلا لیں، اس کے اوپر ذرا Prepare ہو کے آجائیں کہ جیسے اس کی Severity کے

بارے میں انہوں نے بتایا ہے تو We should do something۔ نعیمہ کشور صاحبہ، توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 871، مائیک آن کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، میں ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ ایجوکیشن اس وقت بدانتظامی کا شکار ہے، اس انسٹی ٹیوٹ میں ایک اسسٹنٹ پروفیسر کو جوائنٹ ڈائریکٹر مقرر کرنے کے لئے ایگزیکٹیو بورڈ نے منظوری دے کر اب بورڈ آف گورنر یعنی BoG میں بھیج دیا ہے اور چونکہ اس کے اندر پھر پروفیسر زان کے انڈر ہوں گے اور کچھ عام ممبران کو پروفیسر کی پوسٹ پر راتوں رات ترقی دے دی گئی ہے۔ اسی طرح جو اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیا گیا ہے، جو ابھی 2009 میں فریش بندہ آیا ہے جس کی کوئی مطلب Expertise نہیں ہے، مطلب اس کی سینیارٹی نہیں ہے، اس کو لگایا گیا ہے۔ اسی طرح ایچ آر میں اور بھی بہت ساری بے قاعدگیاں ہوئی ہیں، تو اس انسٹی ٹیوٹ کی طرف میں گورنمنٹ کی توجہ دلانا چاہ رہی ہوں، ایک تو یہ ہے کہ جو میری اطلاع ہے، یہ انسٹی ٹیوٹ ایک آرڈیننس کے تحت قائم کیا گیا تھا جو ابھی تک اسی آرڈیننس کے تحت ہے، میرے خیال میں اس کو ایکٹ میں تبدیل نہیں کیا گیا اور شاید 2002 میں یہ آرڈیننس آیا تھا اور آرڈیننس کی مدت تو 120 days ہوتی ہے، تو کیا وجہ ہے؟ تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کریں اور اس میں جو اتنی زیادہ بے قاعدگیاں ہو رہی ہیں، اس کو فوکس کریں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کا جواب منگواتے ہیں۔ لاء منسٹر صاحب، یہ ہم آپ کو بھیج دیتے ہیں، یہ چونکہ ابھی آیا ہے، آپ اس کے 'کنسرنڈ' ڈیپارٹمنٹ سے زرا جواب منگوا کے پرسوں ان کے ساتھ شیئر کر لیں، تو پھر اس کے بعد جو بھی آپ کہتے ہیں، کر لیتے ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میری تو ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو اگر کمیٹی میں ریفر کر دیں۔

جناب سپیکر: کمیٹی میں تو دو مہینے لگ جائیں گے، یہ پرسوں آپ کو اس کا جواب لکھ کر دیتے ہیں اور اس کے بعد آپ اگر کمیٹی میں ڈالنا چاہیں تو کمیٹی میں ڈال دیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جواب اس کا لکھ کر دیتے ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: منسٹر صاحب سے پوچھ لیں، اگر ان کو اعتراض نہ ہو۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو لکھ دیا ناں کہ پرسوں نہیں تو ترسوں جواب آجائے گا لیکن یہ تو مینجمنٹ سائنسز کو We will write down and take the answer، تب ہی پھر آپ کو دے سکیں گے، Because، اچانک آپ ایک چیز لائی ہیں تو He is not prepared

محترمہ نعیمہ کشور خان: تو مجھے کب تک جواب دیں گے؟

جناب سپیکر: ایک دو دن میں جواب لینے کی کوشش کریں۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): Next week میں۔

جناب سپیکر: ڈی جی صاحب کو ادھر بلالیں، جو بھی ان کے 'کنسرنڈ' ہیں، ادھر آپ سے ملادیں گے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: Next Monday

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، اگر آپ اجازت دیں، میں ایک اور چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اور بھی لوگوں کو تھوڑا سا ٹائم دے دیں، آپ کے بہت سارے بہن بھائی بیٹھے ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ایک منٹ جی۔

جناب سپیکر: جمعہ بھی ہے، شگفتہ ملک صاحبہ، ہو گیا۔ جی سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب کدھر ہے، ویسے یہ بڑا Important ہے، جی وقار صاحب، آپ کا کیا رہتا ہے، مجھے لکھ کر بھیجیں نا، میرے پاس جو بھی ہیں وہ میں نے بلائے ہیں، نلوٹھا صاحب، آپ Wait کریں، فلور وقار صاحب کو دے دیا نا، پھر ہدایت الرحمان صاحب کو، آپ کو بھی دے دیتے ہیں۔

جناب وقار احمد خان: میری ایک ریکویسٹ ہے جناب سپیکر صاحب، میرے حلقہ یونین کونسل ٹال میں 2018 اور 2019 میں دو آتشزدگیاں ہوئی تھیں، اس میں چار Deaths ہو گئی تھی، ابھی تک ان بے چاروں کو Compensation نہیں ملی ہے، وہ بیچارے پہاڑی علاقوں سے آتے ہیں، ان کے جوتے پھٹ گئے ہیں، بیچارے روزانہ دفتروں کے چکر لگا رہے ہیں، میں آپ کی توسط سے لاء منسٹر سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ DG (PDMA) کو فوری طور پر احکامات جاری کریں کہ ان کو Compensation مل جائے کہ کم از کم ان کی دادرسی ہو جائے۔

جناب سپیکر: آپ اجلاس کے بعد لاء منسٹر صاحب سے مل لیں۔

جناب وقار احمد خان: جی۔

جناب سپیکر: یہ آپ کے لئے ان کو کال کر دیں گے۔

Mr. Waqar Ahmad Khan: Ji, okay, Thank you ji.

جناب سپیکر: جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، پہلے یہ موٹروے جو ہے شاہ مقصود تک تھا، ابھی مانسہرہ تک کھل گیا ہے۔ جو لوگ یہاں سے جاتے ہیں، شاہ مقصود پر ان سے ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے اور پھر ان کو واپس آ کے مانسہرہ کی طرف یا ایبٹ آباد کی طرف جانا پڑتا ہے، تو میری یہ گزارش ہے کہ ایک تو ٹائم لوگوں کا ضائع ہوتا ہے، وہاں پر لمبی قطاریں کھڑی ہوتی ہیں، تو اس سسٹم کو ختم کیا جائے اور تھرو اس موٹروے کو چلایا جائے تاکہ لوگوں کا ٹائم بھی بچے اور لوگوں کو تکلیف بھی نہ ہو، صرف اتنی ساری بات میں آپ کے نوٹس میں اور حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: یہ بہت ہی Important issue ہے چونکہ میں بھی اس راستے سے جاتا ہوں، گاڑیوں کی لائنیں لگی ہوتی ہیں، ایبٹ آباد کو موٹروے کا وہ فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے۔ چونکہ اس ٹول پلازے سے ہیوی ٹریفک باہر نکلتی ہے اور یہ ایشو Between FWO اور NHA ہے، مجھے افسوس ہے کہ یہ دو محکمے بیٹھ کے اس ایشو کو نہ NHA اور نہ FWO resolve کر سکے، مجھے اور بھی بہت افسوس ہے کہ میں نے اس پر کمشنر ہزارہ سے بات کی تھی کہ لوگ روز اس پر مظاہرے کرتے ہیں اور اخباروں میں دیتے ہیں He told me کہ جی یکم کو یہ کھل جائے گا۔ اب یکم کے بعد میں تو اس روڈ پر نہیں گیا ہوں، آپ شاید گئے ہوں، مجھے کمشنر ہزارہ نے بتایا تھا کہ یکم جنوری یہ تھرو ہو جائے گا اور کھل جائے گا، اب اس کو چیک کرتے ہیں۔ جی، آج آپ آئے ہیں۔

سردار اورنگزیب: جی آج میں آیا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آنے میں تو آپ کو پتہ نہیں لگے گا، جاتے ہوئے پتہ لگے گا۔

سردار اورنگزیب: نہیں سر، آتے ہوئے وہاں پر میں نے گاڑیاں دیکھی ہیں، اسی طرح لائنیں لگی ہوئی ہیں، اگر یہ تھرو ہو جاتا تو شاید انتارش نہ ہوتا، چونکہ وہاں شاہ مقصود سے صرف حویلیاں کے لوگ یا گرد ونواح کی چند گاڑیاں آتی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: اگر یہ یکم تک نہیں کھلا، آپ اس کا جواب دیں گے، او کے، منسٹر اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات تعمیرات): شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، تقریباً ہفتہ پہلے وزیر اعلیٰ صاحب کی اور میری میٹنگ تھی منسٹر کمیونیکیشن کے ساتھ تو ادھر یہ ایشو میں نے بھی اٹھایا، وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی بتایا کہ جی یہ مسئلہ ہے تو وہاں جو سیکرٹری کمیونیکیشن تھے، انہوں نے ہمیں یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ چار پانچ دن میں یہ مسئلہ حل ہو جائے گا تقریباً، میرا خیال ہے کہ آج کل میں ہی یہ حل ہونا چاہیئے لیکن جناب سپیکر، میری یہاں Advice ہو گی کہ اگر اسمبلی کی طرف سے ان کو Again ایک Reminder دیا جائے کہ یہ ایشو بہت بڑھتا جا رہا ہے اور اس کو آج کل کے اندر تقریباً وہ کہہ رہے ہیں، ہمارا مسئلہ، ہمارا Agreement ہو گیا ہے، انہوں نے ہمیں چار پانچ دن کا کہا تھا لیکن وہ چار پانچ دن گزر گئے ہیں جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، آپ آج ان کو اسمبلی کی ریفرنس پر کال کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: میں ابھی کرتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: کہ اگر کل پرسوں تک اس کو کھول دیا تو ٹھیک ورنہ Monday کو FWO بھی اور NHA کے بھی چیف ادھر اسمبلی میں آ جائیں۔

وزیر مواصلات تعمیرات: میں آج ہی ان کو Inform کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ان کو اسمبلی سے نوٹس کروا دیں اور یہ دونوں اور آپ بھی ہوں اور یہاں پر پھر مجھ سے بات کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: بالکل ٹھیک ہے، شکریہ۔

جناب سپیکر: یہ کونسا اتنا بڑا ایشو ہے کہ لوگوں کی زندگی عذاب میں ڈالی ہوئی ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: بس Financial matter ہے، جناب سپیکر، وہ ذرا Care کریں گے۔

جناب سپیکر: They should handle it.، طے کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: بس، ہم ان کے پیچھے لگتے ہیں جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مسئلہ توٹول کا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: ٹھیک ہے جی، شکریہ۔

جناب سپیکر: تو وہ طے کیا جا سکتا ہے کہ کتنی گاڑیاں آگے جاتی ہیں اور رایف ڈبلیو او کو بٹھا دیں، وہ ان کا مسئلہ ہے، ہمیں روڈ کھولنا چاہیئے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: بالکل ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: تو آج آپ بات کر لیں، اسی اجلاس کی ریفرنس سے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: میں رابطہ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: Otherwise Monday کے لئے ان کو Summon کر دیں، تھینک یو ویری مچ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: بالکل ٹھیک ہے، تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی ہدایت صاحب۔

جناب ہدایت الرحمان: محترم سپیکر صاحب، آج سے کوئی بارہ دن پہلے چترال کے ڈی ایچ او صاحب نے 83 نائب قاصد وغیرہ کی پوسٹوں کو Fill کیا ہے اور انتہائی بے قاعدگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ جناب سپیکر، محکمے کی طرف سے اجازت نہیں تھی اور محکمے کی طرف سے کمیٹی بھی نہیں تھی اور ساتھ ساتھ چترال میں سن کوٹہ، معذور کوٹہ اور ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں اپوائنمنٹ کی اور اس میں کوئی چودہ نئی ڈسپنسریز تھی، جو تیس سال سے لوگوں نے زمینیں دی ہوئی تھیں۔ ابھی انہوں نے Land donors کو بائی پاس کیا جس کی وجہ سے ہمارے چترال میں کافی Tension پیدا ہوئی ہے، گزارش ہے کہ آپ اس کو کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ مناسب سزا دی جائے۔

جناب سپیکر: ہدایت صاحب کا ایشو یہ ہے کہ چترال ڈسٹرکٹ میں کوئی 75/70 کلاس فور کی پوسٹیں تھیں اور یہ دونوں ہمارے آنریبل ایم پی ایز ہیں، وہاں پر یہ بھی ہیں اور وزیر زادہ صاحب بھی ہیں، ان کو کسی نے کنسلٹ نہیں کیا اور ساری کی ساری پوسٹیں انہوں نے دے دیں، 70 اور 75 پوسٹیں اور بقول ان کے ان کو ہیلتھ منسٹری نے بلایا، ڈی ایچ او صاحب یہاں پر آئے بھی نہیں، تو اس کو ذرا آپ دیکھ لیں کہ یہ کیا ایشو ہے اور جو بھی ان کی مدد ہو سکتی ہے، کر لیں، ٹھیک ہے۔

جناب ہدایت الرحمان: جناب سپیکر صاحب، اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔

وزیر قانون: اگر یہ کر لیں کہ ہشام صاحب، ہیلتھ منسٹر، تو آج وہ اسلام آباد میں تھے یا بیمار تھے، آپ نے ان کی چھٹی کی درخواست دی ہے تو ان کے ساتھ اگر یہ بیٹھ جائیں تاکہ وہ ان کو بتا دیں، اگر پھر کوئی ایسا مسئلہ ہوا تو پھر فلور آف دی ہاؤس میں آپ لے آئیں لیکن ایک دفعہ ان سے مل لیں، پوچھ لیں، اگر مسئلہ حل ہو گیا۔

جناب ہدایت الرحمان: جناب سپیکر صاحب، محکمے کی طرف سے Cancellation order بھی بھیجا گیا ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ کارروائی چل رہی ہے جی۔

وزیر قانون: میرے خیال میں اگر میں اس نشست میں بیٹھ جاؤں Monday کو یا جب بھی ہو۔

جناب سپیکر: Monday کو آپ بیٹھ جائیں، دونوں ایم پی ایز صاحبان سے۔

جناب ہدایت الرحمان: صحیح ہے۔

جناب سپیکر: ہیلتھ منسٹر صاحب بھی ہوں گے، تو یہ معلومات کر لیں گے، اگر Issue resolve ہو جائے تو پھر ٹھیک ہے، کمیٹی کو کسی بھی وقت آپ بھیج سکتے ہیں۔ جی عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، آپ کے تھرو جناب سلطان خان صاحب کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ میری Constituency میں جو ایجوکیشن ڈی ای او میل و فیمیل ہیں، دونوں نے بیس پچیس کے Around کلاس فور بھرتی کئے ہیں اور میل ڈی ای او ایجوکیشن کو 22 اکتوبر کو ہائی کورٹ نے ہٹا دیا تھا، اس کے بعد انہوں نے Secret طریقے سے یہ بھرتیاں کی ہیں، غلط طریقے سے کی ہیں اور ایک بھی میرے کہنے پر نہیں کی ہے۔ جب سلطان خان وہ مسئلہ Take up کرتا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو ایجوکیشن والے بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: ایجوکیشن والا اگر وہ Take up کرتا ہے تو اس کو بھی Take up کریں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ: یہ دونوں Together take up کریں تاکہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔

جناب سپیکر: ضیاء اللہ بنگش صاحب، ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

جناب صلاح الدین: سر!

جناب سپیکر: جی صلاح الدین جی، آپ کا کیا مسئلہ ہے؟ جی صلاح الدین صاحب کا مائیک کھول لیں، جی۔

جناب صلاح الدین: تھینک یو سر، تھینک یو سر سر، میرا بھی یہی مسئلہ ہے، میرے علاقے PK-71 میں یہ کلاس فور کا مسئلہ ہے اور یہ ہم سیاسی لوگوں کی مجبوری بن چکی ہے اور میرا خیال ہے کہ آنریبل منسٹر صاحب یہ بڑی اچھی طرح جانتے ہیں، میرے حلقے میں بھی جتنی بھی اپوائنٹمنٹس ہو رہی ہیں، مجھ سے کبھی کنسلٹ نہیں کیا گیا اور میں Protest تو نہیں کر رہا لیکن یہ ہے کہ توجہ کی ریکویسٹ کر رہا ہوں اور توجہ دلانا چاہتا ہوں آنریبل منسٹر کی کہ سپیشلی کلاس فور پر نظر رکھی جائے۔

جناب سپیکر: جی ضیاء اللہ بنگش صاحب، ان کا بھی، صلاح الدین صاحب کا بھی اور ہدایت صاحب کا بھی، دونوں کا مسئلہ ہے۔

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر ابتدائی وثانوی تعلیم): جی جناب سپیکر! اس میں Already ہمارے معزز ممبران اسمبلی کی سی ایم صاحب کے ساتھ ملاقات ہو چکی تھی اور اس میں سی ایم صاحب کی جانب سے ہدایات بھی تھیں کہ جتنے بھی ایم پی ایز ہیں حکومت کے اور اپوزیشن کے تو تمام ڈی ای اوز کو ہم نے ہدایات جاری کی ہوئی تھیں کہ متعلقہ ڈسٹرکٹس میں تمام ایم پی ایز کے ساتھ کنسلٹ کریں اور جتنی بھی پوسٹیں ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کے پوسٹیں Fill کر دیں، تو میرے خیال میں کافی ڈسٹرکٹس میں تو ہو چکا ہے اور جن ڈسٹرکٹس میں اگر یہ مسئلے ہیں تو وہ بتا دیں، ہم نے Already کافی ڈی ای اوز کو بھی Change کر دیا ہے، امید ہے کہ ان شاء اللہ اس کے بعد کوئی مسئلہ آپ لوگوں کے لئے نہیں ہو گا، تھیک د ہ!

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، جمرود سے ایک لڑکا آیا تھا اور مجھے ریکویسٹ کی تھی۔

جناب سپیکر: کہاں سے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جمرود سے ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس کا چھوٹا بھائی جو ہے اس کے سات سال ہو گئے ہیں کہ اغواء ہوا ہے اور ابھی تک نہ اس کا پولیس پتہ لگا سکتی ہے اور نہ مطلب ایکس فاٹا، جب فاٹا تھا، نہ اس وقت کوئی پتہ لگ سکا ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، اگر اس بچے کے لئے کچھ کر دیا جائے، وہ بھی چھوٹا سا بچہ ہے اور اس کا چھوٹا بھائی ہے، یہ تو سات سال ہو گئے ہیں کہ اغواء ہوا ہے، بچے کا کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے، تو اگر آپ اس پر پولیس کو اگر کوئی انسٹرکشنز دے دیں کہ میں اس بچے کو ادھر بھیجوا دوں، تو وہ ان کے ساتھ بیٹھ کے اپنی

تمام روداد ان کو سنادے، تو یہ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی کیونکہ انسانیت کا مسئلہ ہے، ایک ماں کے بچے کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: ابھی اجلاس کے بعد اس بچے کو لاء منسٹر صاحب کے پاس بھیج دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اوکے، اوکے جی۔

جناب سپیکر: لا منسٹر صاحب، اس بچے کا بھائی پانچ چھ سال سے لاپتہ ہے تو مسئلہ سن لیں، پھر جیسے اس کا کوئی Solution ہو تو اس کو بتادیں جی، اجلاس کے بعد کر دیں۔ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، آج تو دو تین دن بڑے اہم پوائنٹس ہیں، وہ پھر Kill ہو جاتے ہیں، تو Kindly اس Last item پر آ جائیں تو بڑی مہربانی ہو جائے گی۔

مسودہ قانون پاور کرشرز (تنصیب، چلانے اور باقاعدہ بنانے) مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Power Crushers (Installation, Operation and Regulation) Bill, 2019 may be taken into the consideration at once.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Power Crushers (Installation Operation and Regulation) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Power Crushers (Installation, Operation and Regulation) Bill, 2019 may be taken into the consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes'have it. Since no amendment has been proposed by any, ji.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، پرون چې دے، نو پرون ترې زمونږه ایجنډا ولې پاتې شوې وه، دوی د کورم نشاندهي کړې وه---(شور)---نه دا خبره څه ده، نه نه، پرون چې زه---

جناب سپیکر: کاؤنٹ کریں، جب ہو جائے تو پھر۔

Since no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 1 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 7 may stand part of the Bill. Those who

are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 7 stand part of the Bill. Amendment in Clause 8 of the Bill: Ms. Naeema Kishwar Sahiba, MPA, to move her amendment in clause 8 of the Bill.

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> میرے خیال میں تو کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> کورم پورا ہے جی۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> نہیں، میں نے نہیں کیا ہے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں کورم پورا ہے جی۔۔۔(شور)۔۔۔جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> سر، یہ نعیمہ کشور صاحبہ نے جو امنڈمنٹ پیش کی ہے، یہ بہت اچھی امنڈمنٹ ہے، اس میں انوائرمنٹل پروٹیکشن کی بات کی گئی ہے، درختوں کو بچانے کی بات کی گئی ہے، گورنمنٹ اس کے ساتھ Agree کرتی ہے سر۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the amendment, proposed by the honorable Member, may be adopted? موؤ کریں نا آپ، چلیں آپ پہلے موؤ کر لیں ناں

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میں یہی چاہ رہی تھی کیونکہ جب ہمارے کرشرز لگتے ہیں تو انوائرونمنٹ کے بچاؤ کے طریقہ کار اور درختوں پر ہم اتنی خواری کرتے ہیں، سالوں ہم درختوں کو اگاتے ہیں اور پھر جب ہم اس قسم کی انڈسٹری لگاتے ہیں، تو اس کو اکھاڑ کر پھینکتے ہیں، تو ہم چاہتے ہیں کہ اس کا بچاؤ ہو، تو اس کے لئے میں نے یہ موؤ کی تھی، تو اس میں میں چاہ رہی تھی کہ اس میں ہم کلاز 8 میں نئے کلازز، (h) ور (i) کو ہم ڈال دیں کہ (h) میں اس کے الفاظ یہ ہوں کہ:

(h) Implementation of environment protection, principle and last and

Wording of (i) Transfer of trees from the place of transmission of power crushing with the help of available technology to other place. Thank you.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes'have it. Amendment stands part of the Bill. The question before the House is that the amended clause 8 may stand part of the Bill. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended clause 8 stands part of the Bill. Clauses 9 to 20: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 9 to 20 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 9 to 20 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 9 to 20 stand part of the Bill. Preamble and Long title also stand part of the Bill. The Minister for Law, to move that the Khyber Pakthunkhwa, Power Crushers (Installation Operation and Regulation) Bill 2019 may be passed?

وزیر قانون: سر، میں بل پیش کرنے سے پہلے شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، جتنے بھی اپوزیشن ممبرز ہیں، جتنے بھی ٹریژری ممبرز ہیں کہ یہ بڑا Important Bill ہے اور پاور کرشرز بغیر کسی ریگولیشن کے، مطلب ان کے اوپر کوئی Standards apply نہیں ہوتے تھے تو یہ اس ایکٹ کے ذریعے ان کے اوپر Apply ہوں گے اور ہمارا انوائرونمنٹ Safe ہوگا۔ میں آنریبل نعیمہ کشور صاحبہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بھی بہت اچھی امنڈمنٹ پیش کی ہے جو آج ہاؤس نے Adopt کرلی ہے۔

مسودہ قانون پاور کرشرز (تنصیب، چلانے اور باقاعدہ بنانے) مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Minister for Law: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Power Crushers (Installation, Operation and Regulation) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Power Crushers (Installation, Operation and Regulation) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes'have it. The Bill is passed.

تحریک التواء نمبر 131 پر قاعدہ 73 کے تحت بحث

Mr. Speaker: Item No.12 Discussion on adjournment motion No. 131 of Mr. Akram Khan Durrani Sahib..Ji Babak Sahib, start discussion please.

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔لاء منسٹر صاحب کی توجہ چاہیئے، میرے خیال میں یہ بڑا Important Topic ہے۔جناب سپیکر صاحب، ہمیشہ سے ہمارے صوبے میں جو مسائل ہیں اور جن مسائل کا ہمیں سامنا ہے، جناب سپیکر، بنیادی طور پر جو ہمارے حقوق ہیں اور جو آئین پاکستان نے جناب سپیکر، ہمیں جو حقوق دیئے ہیں یا جو اختیارات دیئے ہیں، ایک زمانے سے ایک لڑائی آ رہی ہے، جناب سپیکر، ایک زمانے سے ایک جنگ آ رہی ہے اور ہر فورم پر ہم اس کی نشاندہی بھی کرتے ہیں اور اپنی نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش بھی کر رہے ہیں۔جناب سپیکر، بجلی کے خالص منافع کے حوالے سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ صرف اسی حکومت کو مشکلات نہیں ہیں، جتنی بھی ماضی میں حکومتیں گزری ہیں، ان تمام حکومتوں کو مشکلات رہی ہیں اور جناب سپیکر، مضبوط مرکز کی بات کرنے والے حقیقت میں اسی ملک کو کمزور کر رہے ہیں جناب سپیکر، یہ ملک تب مضبوط ہوگا، جب اسی ملک کے Federating Units یعنی جو ہمارے صوبے ہیں، وہ مضبوط ہوں گے جناب سپیکر۔آج بھی جناب سپیکر، آپ کے سامنے گیس کی کمی اور گیس کی ضرورت کے حوالے سے بات ہوئی، تو اس پر بھی میرا آئین واضح ہے جناب سپیکر، آئین میں لکھا ہوا ہے جناب سپیکر، بجلی کے استعمال میں اور بجلی کا جو خالص منافع ہے، ظاہر ہے اس پر بھی میرا آئین بڑا واضح ہے لیکن یہ بڑا عجیب ہے اور یہ بڑا افسوسناک ہے جناب سپیکر، کہ آئین میں متعین اختیار ہمارے صوبے کو نہیں دیا جا رہا، جناب سپیکر، آپ بھی اخبارات میں پڑھ رہے ہو جناب سپیکر، اور ہم بھی پڑھ رہے ہیں کہ جو اے جی این قاضی فارمولہ، اسی فارمولے کے مطابق ہمارے موجودہ چیف منسٹر کے جو ایڈوائزر صاحب ہیں، انہوں نے جو Calculation کی ہے، تو صرف ایک سال 2016-17 میں ہمارے بنتے ہیں 128 ارب روپے، 2017-18 کے ہمارے بنتے ہیں 138 ارب روپے اور 2018-19 کے ہمارے بن رہے ہیں 150 ارب روپے، تو جناب سپیکر، جب ان سب کو ہم ملاتے ہیں تو 415 یا 416 ارب روپے بنتے ہیں۔جناب سپیکر، اس آئین میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ اگر صوبے کا مرکز کے ساتھ کسی مسئلے پر کوئی ایشو ہو تو وہ Council of Common Interest میں چلا جا سکتا، یعنی جو سی سی آئی ہے، وہ بھی آئینی فورم ہے، اس سے پہلے بھی میں نے ذکر کیا کہ 90 دن میں سی سی آئی کا اجلاس ہونا چاہیئے لیکن یہ

ایک سال میں ہو جاتا ہے، ایک سال میں جب اجلاس ہو جاتا ہے تو ہمارے صوبے کے ساتھ مذاق کیا جارہا ہے اور مجھے بڑی معذرت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میرے صوبے کے لئے، میرے ملک کا وزیر اعظم، آئین میں درج جو میرا حق ہے، اس کے حوالے سے میٹنگ کو بتا دیتے ہیں کہ اس کے لئے کوئی Source ڈھونڈیں کہ صوبے کو ہم کس طرح ادائیگی کریں؟ بابا، یہ تو Common sense کی بات ہے، ساڑھے چار ہزار میگا واٹ بجلی تو میں صرف تربیلہ ڈیم سے دے رہا ہوں، 87 پیسہ Per unit پروڈکشن کاسٹ ہے، روزانہ آپ بجلی کی قیمتیں بڑھا رہے ہو، سندھ میں اور پنجاب میں جب آپ کوئلہ سے بجلی بنا رہے ہو تو 58 روپے Per unit اس کی کاسٹ آتی ہے، میں 87 پیسہ میں بجلی بنا رہا ہوں، ضرورت میری تین ہزار میگا واٹ ہے، آپ مجھے دے رہے ہو اٹھارہ سو میگا واٹ، ساڑھے چار ہزار سے زیادہ میرے کارخانے بند ہیں، آپ میری لوڈ شیڈنگ کو دیکھیں، آپ بجلی کی قیمت کو دیکھیں۔ جناب سپیکر، آج لوگ رو رہے ہیں، رو رہے ہیں، ہمیں تو اسی بات پر افسوس ہوتا ہے جب وزیر اعظم ادھر آکر پختونخوا میں جلسے سے خطاب کرتا ہے تو جلسہ عام میں کہتا ہے کہ مرکز اسی پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ صوبے کو اپنا بجلی کا جو خالص منافع ہے اس کی ادئیگی کر سکے، جناب سپیکر، یہ تو بھونڈا مذاق ہے میرے صوبے کے ساتھ، سارے ملک کو ہم چھ ہزار میگا واٹ بجلی دے رہے ہیں، جناب سپیکر، ظاہر ہے کہ یہ بڑا Rare case ہوتا ہے کہ جس صوبے میں، جس پارٹی کی حکومت ہوتی ہے، مرکز میں بھی اس کی حکومت آجائے، پاکستان میں یہ بڑا Rare case ہوتا ہے، لیکن مجھے جواب کون دے گا، جناب سپیکر، اب مجھے کون جواب دے گا؟

<u>جناب سپیکر</u>: قلندر لودھی صاحب دیں گے یا ضیاء اللہ بنگش صاحب دیں گے یا لیاقت خان دیں گے، یہاں پر تین منسٹرز ہیں، لاء منسٹر بھی ادھر کہیں ہی ہیں، بابک صاحب، میرے خیال میں اس کو Monday کے لئے پنڈنگ کر لیں، یہاں کوئی ہے ہی نہیں، تو کون جواب دے گا، یہ بڑا Important ہے اگر اس کو Monday کے لئے رکھ لیں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: نہیں جناب سپیکر صاحب، ایک منٹ ایک منٹ، جناب سپیکر۔ یہ تو بڑا افسوسناک ہے کہ لاء منسٹر صاحب، ادھر بیٹھے تھے اور باہر چلے گئے یہ صوبے کے لئے۔۔۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: ٹھیک ہے Monday پر رکھ لیں لیکن ایجنڈے کے آخر میں نہ رکھیں، یہ ریکویسٹ ہماری رہے گی۔

جناب سردار حسین: اوکے، میں Agree کرتا ہوں میں Agree کرتا ہوں، میں آپ سے، میں آپ سے، مجھے آپ ایک منٹ، جناب سپیکر صاحب، ایک منٹ۔

جناب سپیکر: یہ کردیں نا، کہ جس دن کسی ایڈجرنمنٹ موشن پر ڈسکشن ہو، اس دن کوئسچنز آور نہ رکھیں، پھر ہو سکتا ہے۔

جناب سردار حسین: نہیں وہ تو دیکھنا چاہیئے نا، وزراء خود رو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، لاء منسٹر ادھر ہی ہیں، اندر لابی میں ہوں گے ادھر ہیں۔

جناب سردار حسین: میں ایک منٹ ایک منٹ Windup کرتا ہوں، Monday کے لئے چھوڑتے ہیں، Monday کے لئے، میں صرف یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ حکومت خود رو رہی ہے، حکومت خود رو رہی ہے۔

جناب سپیکر: اچھا وہ آ گئے ہیں۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں ادھر ہی تھا لیکن تھوڑی سیر کے لئے ایوان سے چلا گیا تھا، بعض اوقات انسانی ضرورتیں بھی ہوتی ہیں تو مہربانی کر کے باقی وزراء بھی ادھر ہی تھے۔

جناب سپیکر: سارے ادھر ہی تھے۔

جناب سردار حسین: نہیں انسانی ضرورت کو ہم دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: آگے نماز کا بھی ٹائم ہے لاء منسٹر صاحب وضو کے لئے گئے تھے، شوکت صاحب بھی ادھر ہی ہیں سارے ادھر ہیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! ہمارا صوبہ ویسے بھی معاشی طور پر بحران کا شکار ہے جو آپ کے پانچ سوارب روپے بنتے ہیں وہ صوبائی حکومت ہمیں بتائے کہ ڈیڑھ سال میں ان لوگوں نے کون سی سنجیدہ کوشش کی ہے تاکہ بجلی کا جو خالص منافع ہے وہ خیبر پختونخوا کو مل جائے جو ان کا آئینی حق ہے؟ جناب سپیکر، اگر صوبے میں حکومت کی یہ حالت ہو جو صوبے کی وکالت نہ کر سکے جو صوبے کی نمائندگی نہ کر سکے تو ظاہر ہے تو پھر تو بھگتنا صوبے کے عوام نے ہے وہ تو چندوں سے روڈ بنائیں گے وہ تو چندوں سے ٹرانسفارمر بنائیں گے۔ جناب سپیکر، آپ دیکھیں، مہنگائی میں جو اضافہ ہوا ہے اگر ہمارے وسائل پر ہمیں جو جو ہمارا اختیار جو ہمیں آئین نے دیا ہے، ماورائے آئین تو ہم مطالبہ نہیں کر رہے ہیں لیکن آئین نے جو ہمیں اختیار دیا ہے اور وزیراعظم پاکستان نے آئین پاکستان کے مطابق وزیراعظم کا حلف لیا ہے، وزیراعظم

پاکستان جب خود جلسہ عام میں یہ بات کرتا ہے کہ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان کا جو Near and dear کوئی ٹیلی ویژن کا چینل ہو ان کے تو اربوں روپے معاف ہوتے ہیں جو ان کے اپنے لاڈلے ہوتے ہیں، جنہوں نے بینکوں سے اربوں روپے قرضہ لیا ہوتا ہے ان کو تو معاف کیا جاتا ہے، جناب سپیکر، جناب سپیکر۔ ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ ابھی ایک مہینہ نہیں ہوا پنجاب میں کوئلہ سے ایک ہزار 340 میگاواٹ بجلی بنانے کے پراجیکٹ کے لئے تو آپ کے پاس پیسے ہیں۔ جناب سپیکر، ہم اب بھی اپنے صوبے میں پانی سے مزید چھ ہزار میگاواٹ سستی بجلی پیدا کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، تربیلہ کی میں نے آپ کو مثال دی، آپ ورسک کو دیکھیں ایک روپیہ پر بنتی ہے، آپ ملاکنڈ تھری کو دیکھیں، میرے خیال میں دو روپے پر Per unit بنتی ہے۔ جناب سپیکر، اسی طرح آپ درال خوڑ کو دیکھ لیں۔ جناب سپیکر، تو یہ صوبائی حکومت کی کارگزاری پر ایک سوالیہ نشان ضرور ہے کہ پی ٹی آئی کو تو سب سے زیادہ ووٹ اسی صوبے سے ملے ہیں، کیا اس حکومت میں اتنی جرات نہیں ہے کہ وہ وزیراعظم کو بتائے کہ یہاں ہم پانی سے مزید تیس ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کر سکتے ہیں، کیا مرکزی بجٹ میں ہمارا حصہ نہیں ہے کہ یہاں پر ایک پراجیکٹ شروع کر دیں؟ جناب سپیکر، کیا صوبائی حکومت میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ وزیراعظم پاکستان کو بتائے کہ آئین پاکستان کے مطابق بجلی کے خالص منافع کا حق ہمیں آئین نے دیا ہے، آپ کیوں اس سے انکار کر رہے ہو؟ جناب سپیکر، کیا صوبائی حکومت میں اتنی ہمت نہیں ہے۔ یہاں پر بتایا گیا، میں نے بتایا، جناب سپیکر کہ کرک میں اور یہاں پر جو گیس پیدا ہو رہی ہے، جناب سپیکر، اس پر تو آئین کے آرٹیکل 157 میں، میرے خیال میں اگر میں غلط نہیں ہوں، آرٹیکل 157 میں لکھا ہوا ہے کہ پہلا حق اسی صوبے کا ہے جس صوبے میں وہ کنواں موجود ہے، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اگر یہ حکومتیں اسی لئے لائی ہوتی ہیں تاکہ وہ خاموش رہیں تاکہ وہ صوبے کی نمائندگی نہ کر سکیں۔ جناب سپیکر، تو پھر تو ان کو صوبے کے لوگوں کو جواب بھی دینا پڑے گا، ان چیزوں سے اب مزید کام نہیں چلے گا کہ ڈیڑھ سال ہو گیا ڈیڑھ سال، پانچ سال اس سے پہلے جناب سپیکر، یہ وزراء صبح و شام صرف یہی چیزیں Repeat کریں گے کہ پچھلے لوگ کرپٹ تھے، پچھلے لوگ نااہل تھے ان کی نااہلی کی تو میرے خیال میں داستانیں لکھی جائیں گی داستانیں لکھی جائیں گی کیا میں پوچھ سکتا ہوں جب خیبر میں جلسہ ہو رہا تھا وزیراعظم نے جب صاف صاف انکار کیا تو مجھے بتایا جائے کہ اسی صوبے کے کون سے منسٹر اور اسی صوبے کے چیف منسٹر نے کب وزیراعظم کو گلہ کیا کہ اگر آپ ہمارے آئینی حق سے دستبردار ہو رہے ہو یا انکار کر رہے ہو تو ہم احتجاج کر رہے ہیں۔ سی سی آئی میں

صوبے کی نمائندگی ہوتی ہے یہ ہمیں بتائے کہ 23 تاریخ کو اجلاس ہوا ہے۔ صوبائی ترجمان ہمیں بتائے نا، کہ صوبے کے کس ایشو پر سی سی آئی نے ڈسکشن کی ہے اور خاص کر بجلی کے خالص منافع کے حوالے سے۔ جناب سپیکر، ان کو تو یہ بھی نہیں پتا ہو گا کہ آپ کی جو مرکزی حکومت ہے وہ اے جی این قاضی فارمولے سے انکاری ہے، جناب سپیکر، ایک آئینی فارمولے سے انکاری ہے، سی سی آئی نے اس کی منظوری دی ہے۔ جناب سپیکر، فیڈرل کیبنٹ نے منظوری دی ہے۔ جناب سپیکر، سپریم کورٹ نے ہمارے حق میں فیصلہ دیا ہے، جناب سپیکر، اور صوبائی حکومت ہے کہ خاموش تماشائی ہے، ہم نہیں سمجھتے کہ صوبے کے حقوق آیا اسی طرح سے یہ لوگ حاصل کریں گے۔ روزانہ اخبارات میں بڑی بڑی خبریں آتی ہیں کہ اس کے لئے ہم نے پانچ ارب منظور کر لئے، یہاں کے لئے ہم دس ارب منظور کر رہے ہیں جب ہم انہیں کو ٹسچن بھیجتے ہیں تو ایک ارب کے Against یہ لوگ ایک لاکھ ایلو کیٹ کرتے ہیں، ایک لاکھ۔ دس ارب کے Against، دس ملین کرتے ہیں یا ایک ملین کرتے ہیں، جناب سپیکر، یہ مذاق ابھی ختم ہونا چاہیئے۔ مجھے امید ہے اور ہم اب بھی توقع رکھتے ہیں ہم اب بھی امید رکھتے ہیں، جناب سپیکر، میں نے فلور آف دی ہاؤس کہا تھا کہ ان مسائل کے لئے پارلیمانی۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پلیز وائنڈ اپ پلیز، وائنڈ اپ کریں ذرا۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر، یہ لوگ پارلیمانی جرگہ بنائیں تاکہ ہم وہاں جائیں، ہم بھیگ تو نہیں مانگ رہے ہیں جناب سپیکر، ہم کوئی بھکاری تو نہیں ہیں، ہم سارے پاکستان کو چلا رہے ہیں، سارا پاکستان ہمارے وسائل سے چل رہا ہے اور جناب سپیکر، میں یہ بھی منسٹر فار انفارمیشن کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ہم جناب سپیکر، ہم Seller ہیں، ہم بیچتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نماز جمعہ آج ڈیڑھ بجے ہو گی تاکہ اس کو کمپلیٹ کیا جائے۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر! یہ پوائنٹ منسٹر فار انفارمیشن نوٹ کر لیں، کہ ہم بجلی بیچنے والے ہیں لیکن ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ ہم کتنے میگاواٹ بجلی بیچتے ہیں؟ یہ جو ہمارا خریدار ہے وہ ہمیں Slip بھیجتا ہے کہ میں نے آپ سے اتنی بجلی خریدی ہے، ہم بھی عجیب لوگ ہیں جناب سپیکر، وہ ہمیں جو سٹاڈ انظام ہے، مرکزی حکومت تربیلہ ڈیم سے، ورسک ڈیم سے، درال خوڑ سے ہم جتنی بھی پانی سے بجلی پیدا کرتے ہیں ان یونٹ پر وہ سسٹم ہمیں لگانے بھی نہیں دے رہے، جناب سپیکر، یہاں پر ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی بیٹھے ہیں۔ مجہئی پراجیکٹ کی دو اعشاریہ چھ میگاواٹ بجلی جو ہم گرڈ سٹیشن میں دے رہے ہیں ایک سال سے

وہ ہمارے ساتھ معاہدہ نہیں کر رہے ہیں وہ ہماری بجلی ایک سال سے مفت لے رہے ہیں۔ جناب سپیکر، وہ آج اور کل، آج اور کل، مجھے منسٹر انفارمیشن بتائیں کہ آیا وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ مسئلہ سی سی آئی میں اٹھایا ہے کیا آپ لوگوں نے مرکزی حکومت سے احتجاج کیا ہے، کیا آپ لوگوں نے مرکزی حکومت کے ساتھ ذمہ داری کے ساتھ اور سنجیدگی کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے پر ڈسکشن کی ہے؟ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، وہ تو خوش ہو رہے ہیں، وہ تو خوش ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ادھر این ایف سی ایوارڈ کا اجراء نہیں ہو رہا۔ الٹا انہوں نے غیر آئینی طور پر تمام صوبوں کے شیئرز میں کمی کر دی ہے۔ جناب سپیکر، ہمیں بھی پتہ ہے اور ان کو بھی پتہ ہے کہ این ایف سی ایوارڈ کا اجراء ہو گا، تو ہمارے فانشل شیئرز میں اضافہ ہو گا۔ جناب سپیکر، وہ نہیں کر رہے ہیں وہ تو Due ہیں وہ بھی Constitutional ہیں۔ کیا جناب سپیکر، ہم پوچھ سکتے ہیں کہ جب ہم آئین پاکستان کی بات کرتے ہیں جب ہم پپارلیمان کی بات کرتے ہیں، جب ہم قانون کی بات کرتے ہیں اور جو بااختیار لوگ ہوتے ہیں، جب وہ آئین کو خود پائمال کرتے ہیں، ماورائے آئین فیصلے کرتے ہیں، ماورائے آئین اقدامات کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ اس فیڈریشن کے لئے نقصان دہ رہے گا، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جب احساس محرومی اور احساس کمتری بڑھتی جائے گی۔ جناب سپیکر، یہ ملک کی مضبوطی اور سلامتی کا باعث نہیں بنتا، کمزوری اور بدنامی کا باعث بنتا ہے جناب سپیکر، لہذا۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وائنڈاپ کریں بابک صاحب، پلیز۔

<u>جناب سردار حسین</u>: میں آخر میں صوبائی حکومت سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اپوزیشن آپ کے ساتھ ہے یہ پیسے تو آپ کو ملیں گے، پانچ سو ارب روپے جب ہم ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ وہ تین سال کا ہمیں دیں تو وہ تو آپ کو ملیں گے اور ہمیں تو پتہ ہے آپ کے انصاف کے ترازو کا، پھر کیا ہوتا ہے؟ آپ نے تو Already اپوزیشن کو دیوار سے لگایا ہوا ہے، جہاں تمام ممبران کلاس فور کی بات کرتے ہیں، اپنے فنڈز کی بات کرتے ہیں لیکن ہم تب بھی صوبے کے حق کی بات، خواہ ہم اپوزیشن میں ہوں یا ہم حکومت میں ہوں، ہم اس سے کریں گے اور ڈنکے کی چوٹ پر ان شاء اللہ کریں گے اور ہر فورم پر کریں گے، یہی میں ریکویسٹ کرتا ہوں صوبائی حکومت سے کہ صوبائی مسائل پر ایک پارلیمانی جرگہ بنائے تاکہ ہم یہاں پر بیٹھیں اور جو جو ہمارے ایشوز ہیں، اپنوں میں اجلاس کریں، اس پر ایک Final decision لیں اور پھر جا کے مرکزی حکومت سے دو ٹوک بات کریں تاکہ جو ہمارے حقوق ہیں وہ ہمیں جناب سپیکر، مل سکیں، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ، لائق محمد خان صاحب، ایک منٹ، اس کے بعد آپ کریں۔ عنایت خان، لائق محمد خان کو ایک منٹ دے دیں۔ جی لائق محمد خان صاحب۔

جناب لائق محمد خان: جناب سپیکر! میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ تورغر پورے صوبے میں سب سے زیادہ پسماندہ ہے، تورغر صوبے کا سب سے پسماندہ ضلع ہے اب تو یہ چاہیئے کہ اس ضلع کو ہر کام میں سب سے زیادہ ترجیح دی جائے، گزارش ہے کہ دو دن پہلے ہمارے تورغر کے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کو تبدیل کر دیا ہے جو کہ وہ وہاں پر صرف چار ماہ سے تعینات تھا ایک اچھا کام کر رہا تھا، ایک اچھا آفیسر ہے جس ضلع میں بھی گیا ہے بڑا اچھا کام کیا ہے اگر چیئرمین صاحب تھوڑی توجہ دے دیں تو مہربانی کر کے یہ ہمارا جو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر جو چار مہینے سے وہاں پر کام کرتا ہے اس کو بغیر کسی وجہ تبدیل کیا گیا ہے، مہربانی کر کے اس کو واپس کیا جائے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ ہمارا پبلک ہیلتھ کا ایکسیئن کو بھی تبدیل کر دیا اور محکمہ نے بڑا ایک سنہرا کام یہ کیا کہ اس کی جگہ ایک خاتون کو بھیج دیا ہے جو کہ تورغر کے اس پہاڑی علاقے میں مرد نہیں جا سکتا تو خاتون کس طرح وہ کام کرے گی؟ پانی کا مسئلہ تورغر میں سب سے زیادہ ہے، مہربانی فرما کر یہ دونوں ٹرانسفرز کینسل کئے جائیں تاکہ ہمارے ضلع کے ساتھ کچھ نہ کچھ مہربانی ہو سکے۔

(اس مرحلہ پر مسند نشین صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب مسند نشین: جی، عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب، نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے اوپر ڈیبیٹ چل رہی ہے ہماری ایڈجرمنٹ موشن تھی، اس کو ڈیبیٹ کے لئے منظور کیا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں ایوان کے اندر وزراء موجود رہیں گے وہ ہماری تقریر کے Notices لیتے رہے ہوں گے اور اس پر ریسپانڈ بھی کریں گے۔ جناب چیئرمین صاحب، مجھ سے پہلے جناب سردار حسین بابک صاحب نے اس مسئلے پر تفصیل سے اظہار خیال کیا ہے اور انہوں نے آئین کے آرٹیکل (2) 161 کا حوالہ دیا۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ واحد آرٹیکل ہے یعنی ان چند آرٹیکلز میں سے ایک آرٹیکل ہے جس کے اندر Explanatory proviso دی گی ہے اور اس میں باقاعدہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ کو Define کیا گیا ہے کہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ کیا ہے؟ میں وقت کے اختصار کی وجہ سے اس کو پڑھنا نہیں چاہتا لیکن اس میں اس کو پورے طریقے سے Define کیا گیا ہے اور یہ بابک صاحب نے بھی کہا کہ ہم پچھلے لوگوں پر الزامات

لگاتے ہیں، جناب چیئرمین صاحب، پچھلے لوگوں نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے میں سمجھتا ہوں میں اس اسمبلی کے ذوالفقار علی بھٹو کو، مفتی محمود صاحب کو اس اسمبلی کے مولانا شاہ احمد نورانی کو، خان عبدالولی خان، پروفیسر غفور احمد ان جیسے Stalwarts کو خراج تحسین پیش کرنا چاہیئے جنہوں نے یہ آرٹیکل (2)161 اور اس کی Explanatory clause آئین کے اندر شامل کرکے ہمارے حقوق آئین کے اندر محفوظ کر دیئے ہیں اور جناب چیئرمین صاحب، میں آپ کو Remind کراؤں کہ یہ جوا ے جی این قاضی فارمولہ ہے غلام آفتاب نبی قاضی اس کا نام تھا وہ اس پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین تھے، سٹیٹ بینک کے گورنر تھے، سیکرٹری فنانس رہے، واپڈا کے چیئرمین رہے، ان کی سربراہی میں جنرل ضیاء الحق نے جنرل فضل حق کے کہنے پر 1987 کے اندر یہ کمیشن بنایا تھا اور انہوں نے قاضی کمیٹی Methodology کا فارمولہ دیا۔ اس فارمولے کو 1991 میں سی سی آئی نے Approve کیا۔ اس فارمولے کو 97,93,92 میں Endorse کیا گیا اور اس کے مطابق اس وقت سے ہمیں چھ ارب روپے مل رہے تھے۔ ایم ایم اے کی حکومت میں، ایم ایم اے نے Uncapping کا مسئلہ Raise کیا اور اس پر Arbitration tribunal بنا، اس ٹریبونل نے بھی ہمارے حق میں فیصلہ دیا اور پھر اے این پی کی حکومت میں وہ پیسے آنا شروع ہوگئے اس کے بقایاجات 70 ارب کی صورت میں پرویز خٹک صاحب کی سربراہی میں پارلیمانی گروپ بنا تھا، اس کے نتیجے میں ہمارے صوبے کو ملے۔ جناب چیئرمین صاحب، مسئلہ کیا ہے؟ مسئلہ بنیادی طور پر یہ ہے کہ انرجی میکس ہے، انرجی میکس کیا ہے؟ انرجی میکس یہ ہے کہ آپ کوئلہ سے بھی بجلی Produce کرتے ہیں، آپ فرنس آئل سے بھی بجلی Produce کرتے ہیں، آپ ایل این جی سے بھی بجلی Produce کرتے ہیں، آپ ایل پی جی سے بھی بجلی Produce کرتے ہیں اور آپ ہائیڈل پاور جنریشن بھی کرتے ہیں اور 150 سے زیادہ کمپنیز اور ہائیڈل پاور سٹیشنز اس ملک کے اندر بجلی پیدا کرتے ہیں، آپ کوئلہ اور باقی دیگر سے پچیس روپے سے لے کر اٹھاون روپے تک Per unit بجلی Produce کرتے ہیں، جبکہ ہمارے صوبے میں On average vary کرتی ہے، On average چار روپے سے لے کے پانچ روپے تک ہائیڈل پاور جنریٹ کرتے ہیں، آگے آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ یہ سارے میکس کر دیتے ہیں میری بجلی چار روپے پر Produce ہوتی ہے، آپ اس کو میرے اوپر 12 روپے میں بیچ دیتے ہیں۔ میں بارہ روپے پر دوبارہ خرید لیتا ہوں، آپ اس کو میکس کرکے میرے پرافٹ کو زیرو کرتے ہیں، یہ انرجی میکس، یہ وہ بنیادی ایشو ہے، یہ میرا موقف نہیں ہے، یہ خیبر پختونخواہ حکومت کا

موقف ہے، یہ جو بابک صاحب نے فگرز Quote کئے ہیں کہ 2017-18 کے اندر ہمارے کوئی 128 بلین تھے، اس کے بعد بھی 138 بلین اور اس کے بعد بھی 150 بلین ہمارے پیسے بنتے ہیں، یہ فگرز اور Calculations ہمارے انرجی ڈیپارٹمنٹ کے ہیں، خیبر پختونخواہ حکومت کے ہیں، پاکستان تحریک انصاف کے خیبر پختونخواہ حکومت کے فگرز ہیں اور ہمیں مل نہیں رہے ہیں اور میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ سی سی آئی کے اندر ہمیں خبریں مل رہی ہیں، ہمیں خبریں مل رہی ہیں کہ سی سی آئی کے اندر اے جی این قاضی کمیٹی Methodology کے فارمولے کو چیلنج کرنے کے لئے سازشیں ہو رہی ہیں، ہم ریکارڈ پر کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے Constitution کے Founders نے، Forefathers نے ہمارے لئے ہمارا Right protect کیا تھا، اس حکومت سے پہلے حکومتوں نے اس کے لئے جدوجہد کی، اس کے نتیجے میں ہمیں پیسے ملے اگر ہمارے اس فارمولے کو چیلنج کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ حکومت Criminal negligence کرے گی اور خیبر پختونخواہ کے عوام ان کو معاف نہیں کریں گے۔ آج آپ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے نہیں، آپ کا پورا بجٹ، جو آپ کے Foreign component ہیں، Foreign project assistance ہے، اس کو نکال لیں تو آپ کا ڈیویلپمنٹ بجٹ سو بلین سے کم ہو جاتا ہے، جناب چیئرمین صاحب، اگر 150 بلین روپے ملیں گے تو آپ اس صوبے کے اندر مزید ریونیو جنریشن کے پراجیکٹس کریں گے اس سے صوبے کی تقدیر بدل جائے گی، یہ صوبہ ڈیویلپ ہو جائے گا، اس کے اندر غربت نہیں رہے گی، اس کے اندر کوئی Illiterate نہیں رہے گا، اس کے اندر ناخواندگی نہیں رہے گی، اس کے اندر ہیلتھ کا مسئلہ نہیں رہے گا، اس لئے جناب چیئرمین صاحب، جب ہم اسمبلی کے اندر اس پر بات کرتے ہیں، تو اس کو ایجنڈے کے آخر میں رکھتے ہیں، بالکل آخری نکتہ رکھتے ہیں، پھر وزراء بھی چلے جاتے ہیں، ایوان بھی خالی ہو جاتا ہے۔ کوئی کورم کی نشاندہی کر دیتا ہے۔ اس سے پہلے صوبائی حکومتوں کی Tradition رہی ہے کہ جو بھی فلور آف دی ہاؤس اس بات کو اٹھاتا، وہ اس کو Encourage کرتے لیکن نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے حوالے سے میں نے کئی مرتبہ ایڈجرمنٹ موشن لے آیا لیکن سپیکر صاحب نے اس پر لکھا تھا کہ Admissible نہیں ہے، یہ تو پارلیمانی لیڈرز نے مل کر اس کو ڈلوادیا، ورنہ اس پر لکھا گیا کہ یہ Admissible ہی نہیں ہے، صوبے کا جو Constitution Right کے اندر موجود ہیں وہ صوبے کو ملنا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ Admissible نہیں ہے۔ اس ہاؤس کے اندر نہ صرف اس پر ڈیبیٹ کو Encourage کریں بلکہ

Provoke کریں اور اس پر حکومت اپوزیشن کو موقع دیں، یہ جو ہماری آواز ہے یہ خیبر پختونخوا کے لوگوں کی آواز ہے یہ خیبر پختونخوا کے حکومت کی آواز ہے یا آپ جب پھر وہاں فورمز کے اندر جا کے بیٹھ کے بات کریں گے تو آپ کو کوئی نہیں کہے گا، آپ کو جو سی سی آئی کے اندر فارمولہ چیلنج کرنے کی اور ہمارے اس Right کی جو Strike down کی بات ہو رہی ہے خود عمران خان نے، میں اس سے یہ توقع نہیں کر رہا تھا، سچی بات ہے، I have a great regards for Imran Khan، میں عمران خان سے یہ توقع نہیں کر رہا تھا کہ وہ On record لوگوں کے سامنے یہ کہے گا کہ ہمارے پاس خیبر پختونخوا کو دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ جناب چیئر مین صاحب، آپ نے یہ سلسلہ شروع کر رکھا ہے کہ اب آپ اس کا Burden کنزومر کو ٹرانسفر کر رہے ہیں، آپ انرجی میکس کو کیوں ختم نہیں کر رہے ہیں؟ میرے ہائیڈل پاور جنریشن کے اوپر جتنا میرا خرچہ ہوتا ہے جتنا آپ پھر اس کو کنزومر کے اوپر بھیج دیتے ہیں، اس کا جو فرق رہ جاتا ہے وہ پیسے مجھے دے دیں، مجھے باقی چیزوں کے ساتھ Clip نہ کریں اور میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس کا Burden کنزومر کو شفٹ بھی نہ کیا جائے اس کا Burden کنزومر کو شفٹ کر رہے ہیں۔ جناب چیئر مین صاحب، میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے صوبے کے مسائل حل ہو جائیں گے، میں بابک صاحب کے اس نکتے کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ آپ اس پر پارلیمانی جرگہ بنائیں۔ اس سے پہلے ایم ایم اے کی حکومت میں بھی پارلیمانی جرگہ بنا تھا، اے این پی اور پیپلز پارٹی کی حکومت میں بھی پارلیمانی جرگہ بنا تھا، پی ٹی آئی اور جماعت اسلامی کی جو کولیشن گورنمنٹ تھی، اس میں قومی وطن پارٹی بھی شامل تھی اس وقت بھی پارلیمانی جرگہ بنا تھا، ہم دوبارہ آپ کو ریکویسٹ کرتے ہیں کہ پارلیمانی جرگہ بنائیں، وہ ہمارے پرویز خٹک صاحب جو وزیر اعلیٰ صاحب تھے، اس کی سربراہی میں ہم نے اسلام آباد کے اندر باقاعدہ اس کے لئے وہاں پر Agitation کی Protest کیا۔ اس لئے میں حکومت کو یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ ہمارا نہیں ہے یہ آپ کا مسئلہ ہے اس کو Seriously لیں اور اس ایوان کو اتنا خالی نہ چھوڑیں، جب صوبے کے انتہائی اہم ایشوز پر ڈسکشن ہو رہی ہوتی ہے، وزراء نکل جاتے ہیں، ممبران نکل جاتے ہیں، اس کو ایجنڈے کے آخری آئٹم کے طور پر رکھتے ہیں، ہم اس کو دوبارہ بار بار اٹھاتے رہیں گے، ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اس کو ایسا نہیں چھوڑیں گے، ہم اس کو بار بار اٹھاتے رہیں گے اور جب تک ہمیں ہمارا Right نہیں ملتا ہم اس کو Continue رکھیں گے۔ جناب چیئر مین، میں آپ کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: نعیمہ کشور صاحبہ، پلیز۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ایک تو بہت اہم ایشو ہے اور دوسرا ٹول بہت اہم ہے، اس کو ہم نے تحریک التواء کے طور پر لیا ہے۔ سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ اس پر دلاؤں گی کہ پچھلے دنوں بھی جب تحریک التواء چل رہی تھی تو ایک ممبر نے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا اور آپ اس کو شاید چیئر کر رہے تھے اور آپ نے اجلاس کو۔۔۔(مداخلت)۔۔۔ نہیں نہیں، سپیکر صاحب، مجھے مجھے ایک پوائنٹ مکمل کرنے دیں جب تحریک التواء ہوتی ہے تو پھر چیئر کے پاس اجلاس ختم کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔۔۔(مداخلت)۔۔۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر، کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، ایک منٹ ثناء اللہ صاحب، مجھے ایک پوائنٹ، جب تحریک التواء چل رہی ہوتی ہے، میں زرا آپ کی توجہ سپیکر صاحب، مجھے زرا کمپلیٹ کرنے دیں، جب تحریک التواء چل رہی ہوتی ہے، پھر بھی آپ۔۔۔(مداخلت)۔۔۔

جناب مسند نشین: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، نے کورم کی نشاندہی کی ہے۔

جناب مسند نشین: آپ کے ایک ساتھی معزز رکن نے نشاندہی کی ہے، دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائیں پلیز۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr.Chairman: Please count again.

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

Mr .Chairman: The quorum is incomplete, the sitting is adjourned till 02:00 p.m of Monday, 6th Januarary, 2020

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 06 جنوری 2020ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)